REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۲　شمارہ ۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۴۳۵۱۶

۱۱ر شعبان ۱۴۱۳ ہجری　۴ر تبلیغ ۱۳۷۲ ہش　۴ر فروری ۱۹۹۳ء

جو گناہ کی فکر نہیں کرتے اور خدا تعالےٰ سے نہیں ڈرتے وہ پاک نہیں ہو سکتے

کلماتِ طیبات سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

"خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے۔ بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے۔ اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے۔ اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دُعائیں کرو کہ خدا تعالےٰ تم سے راضی ہو جاوے۔ اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ کیونکہ گناہوں سے بچنا اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شاملِ حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو۔ اور یہ توفیق اور فضل دُعا سے ملتا ہے۔ اس واسطے نمازوں میں دعا کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو ان تمام کاموں سے جو گناہ کہلاتے اور جو تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں بچا۔ اور ہر قسم کے دُکھ اور مصیبت اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے بچا اور سچے ایمان پر قائم رکھ (آمین) کیونکہ انسان جس چیز کی تلاش کرتا ہے وہ اس کو ملتی ہے۔ اور جس سے لاپروائی کرتا ہے اس سے محروم رہتا ہے۔ جوئندہ یابندہ مشل مشہور ہے۔ مگر جو گناہ کی فکر نہیں کرتے اور خدا تعالےٰ سے نہیں ڈرتے وہ پاک نہیں ہو سکتے۔ گناہوں سے وہی پاک ہوتے ہیں جن کو یہ فکر لگی رہتی ہے۔ بہت سے آدمی اس دنیا میں ایسے ہیں کہ اُن کی زندگی ایک اندھے آدمی کی سی ہے۔ کیونکہ وہ اس بات پر کوئی اطلاع ہی نہیں رکھتے کہ وہ گناہ کرتے ہیں یا گناہ کسے کہتے ہیں۔ عوام تو عوام بہت سے عالموں فاضلوں کو بھی پتہ نہیں کہ وہ گناہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ بعض گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ گناہوں کا علم جب تک نہ ہو اور پھر انسان اُن سے بچنے کی فکر نہ کرے تو اس زندگی سے کوئی فائدہ نہ اس کو ہوتا ہے اور نہ دُوسروں کو۔ خواہ سَو برس کی عمر بھی کیوں نہ ہو جاوے۔ لیکن جب انسان گناہ پر اطلاع پالے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے۔ مگر یہ ممکن نہیں ہے جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے۔ کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ، غضب، کینہ، جوش، ریا، تکبر، حسد وغیرہ یہ سب بد اخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں۔ انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بد خلقی ہی تھی جیسے لکھا ہے اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ (یعنی اس نے انکار کیا اور تکبر کیا) اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہُوا وہ مردود خلائق ٹھہرا۔ اور ہمیشہ کے لئے لعنتی ہُوا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ تکبر صرف شیطان ہی میں نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنے غریب بھائیوں پر تکبر کرتے ہیں اور اس طرح پر بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور یہ تکبر کئی طرح پر ہوتا ہے۔ کبھی دولت کے سبب سے کبھی علم کے سبب سے، کبھی حُسن کے سبب سے اور کبھی نسب کے سبب سے۔ غرض مختلف صورتوں سے تکبر کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ وہی محرومی ہے۔ اور اسی طرح پر بہت سے بُرے خلق ہوتے ہیں جن کا انسان کو کوئی علم نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ ان پر کبھی غور نہیں کرتا اور نہ فکر کرتا ہے۔ انہیں بد اخلاقیوں میں سے ایک غصہ بھی ہے۔ جب انسان اس بد اخلاقی میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ دیکھے کہ اس کی نوبت کہاں تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ ایک دیوانہ کی طرح ہوتا ہے اُس وقت جو اُس کے مُنہ میں آتا ہے کہہ گزرتا ہے۔ اور گالی وغیرہ کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ اب دیکھو کہ اسی ایک بد اخلاقی کے نتائج کیسے خطرناک ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسا ہی ایک حسد ہے کہ انسان کسی کی حالت یا مال و دولت کو دیکھ کر کُڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اُس کے پاس نہ رہے۔ اس سے بجز اس کے کہ وہ اپنا اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ پھر ایک بد اخلاقی بُخل کی ہے۔ .... گناہوں سے بچنا یہ تو ادنیٰ سی بات ہے اس لئے انسان کو چاہیئے کہ گناہوں سے بچکر نیکی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کرے۔ جب وہ گناہوں سے بچیگا اور خدا کی عبادت کرے گا تو اُس کا دل برکت سے بھر جائے گا۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۹۴ تا ۲۹۷)

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۹ر جنوری۔ امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لندن سے اپنا بصیرت افروز خُطبہ جُمعہ ارشاد فرمایا، جو احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن پر دُنیا کے لاکھوں افراد نے سُنا اور دیکھا۔ خطبہ جمعہ کے شروع میں حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المنافقون کی آیات نمبر ۱۰ تا ۱۲ کی تلاوت کرکے اُن کا ترجمہ فرمایا جو درج ذیل ہے: "اے مومنو! تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی گھاٹا پانے والے ہوں گے۔ اور اے مومنو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اُس میں سے موت آنے سے پہلے خرچ کرو۔ تا ایسا نہ ہو کہ جب موت آئے تو خرچ نہ کرنے والے کو کہنا پڑے کہ اے میرے رب! تو نے مجھے کیوں تھوڑی سی ڈھیل نہ دی تاکہ مَیں اُس ڈھیل میں کچھ صدقہ کر لیتا اور نیک بن جاتا۔ لیکن جب کسی نفس کی موت آجاتی ہے تو اللہ اُسے ڈھیل نہیں دیا کرتا۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔"

اس کے بعد حضور انور نے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور اس کی برکت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں حضور نے بالخصوص افریقہ انڈیا فنڈ تحریک کی یاد دہانی فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ جب یہ تحریک کی گئی تھی تو چھ کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کے وعدے موصول ہوئے تھے۔ اور اب تک اس میں سے تین کروڑ کچھ لاکھ روپے وصول ہو چکے ہیں۔ وعدہ کنندگان کو اپنے وعدہ جات کے مطابق اس فنڈ میں ادائیگی کرنی چاہیئے۔ اسی طرح عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے وہ احباب جو اس وقت میرا خطبہ سُن رہے ہیں اور کسی وجہ سے پہلے اس تحریک میں شامل نہیں ہو سکے وہ بھی اس بابرکت تحریک میں شامل ہوں۔ حضور پُرنور نے مالی قربانی کے ضمن میں یہ عظیم نکتہ بیان فرمایا کہ موت کے بعد اگر اولاد میں سے کوئی اپنے ماں باپ کی رُوح کو ثواب پہنچانے کے لئے ان کی طرف سے مالی قربانی کرتا ہے اس کا ثواب ہرگز اُس شخص کو نہیں پہنچ سکتا جو اپنی زندگی میں مالی قربانیوں سے غافل رہا۔ ہاں ایسے افراد موت کے بعد بھی اپنی نسل کی طرف سے دی گئی مالی قربانیوں کے ثواب کے مستحق ہو جاتے ہیں جن پر ایسی حالت میں موت آئی ہو کہ وہ تحریک میں حصہ لیتے تھے اور ہر آن مالی قربانی کرنے کی تمنا اپنے اندر رکھتے تھے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے بوسنیا کے مظلوم مُسلمانوں کا نہایت دردمندی کے جذبات کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بدر بورڈ قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
۴ تبلیغ ۱۳۷۲ ہش

وقفِ جدید کا ۳۷واں قدم

خوشی سے بھرپور جذبات کے ساتھ ہم لکھ رہے ہیں کہ سیّدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کو دیہاتوں میں تبلیغ و تربیت کے تعلق سے جس مبارک تحریک وقفِ جدید کی بنیاد ڈالی تھی وہ اپنی زندگی کے ۳۶ سال مکمل کرکے ۳۷ ویں سال میں قدم رکھ چکی ہے۔ امیر المومنین سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تحریک کے ۳۷ ویں سال کا اعلان اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ دسمبر ۱۹۹۲ء میں فرما چکے ہیں۔ احبابِ جماعت شمارہ ہذا میں اس خطبہ جمعہ کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔ اور حضور انور کے بابرکت ارشادات کی روشنی میں خدا کا نام لے کر عزم و حوصلہ کے ساتھ وقفِ جدید کے روحانی جہاد میں حصہ لیں۔

تحریک وقفِ جدید دو حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کا ایک حصہ مالی جہاد سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا وسیع تربیتی تقاضوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے معلّمین وقفِ جدید کی فراہمی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہندوستان میں دفتر وقفِ جدید ان ہر دو پہلوؤں پر جانفشانی سے کام کر رہا ہے۔ جہاں تک مالی جہاد کا تعلق ہے ہندوستان میں وقفِ جدید کا پہلا بجٹ ۱۹۵۷ء میں ۱۴۸۳ روپے تھا جو اب بفضلہٖ تعالیٰ چودہ لاکھ روپے سے زائد ہو چکا ہے۔ ۹۲-۱۹۹۱ء کے بجٹ کے مطابق ہندوستان میں وقفِ جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد ۱۶۷۷۶ ہے۔

وقفِ جدید کے اس مالی جہاد کی برکت سے ہندوستان میں ۵۶ معلّمینِ کرام دن رات خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔ جو بچوں کو قرآنِ مجید اور دینی معلومات سکھانے کے علاوہ احبابِ جماعت کی دینی و تربیتی ذمہ داریوں کو بھی ادا کرتے ہیں۔ اور وہ غم جو دیگر مسلمانوں کو اپنی نسل کی دینی اور تربیتی ذمہ داریوں سے متعلق ستائے جا رہا ہے آج احبابِ جماعتِ احمدیہ اس غم سے قطعاً آزاد ہو کر وقفِ جدید کے شعبہ کے ذریعہ اپنی نئی نسل کی تربیتی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب سے وقفِ جدید کو عالمی وسعت عطا فرمائی ہے اس وقت سے بفضلہٖ تعالیٰ اس کی مالی وسعت نہ صرف یہ کہ کروڑوں میں پہنچ گئی ہے بلکہ ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے وسیع دیہاتی علاقوں تک اس تحریک کی برکات نفوذ حاصل کر چکی ہیں اور ہم نہایت فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ تحریک جس کے متعلق ایک موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں اس تحریک کو ہرگز مرنے نہیں دوں گا خواہ مجھے اپنے کپڑے اور مکان اس کے قیام اور مضبوطی کی خاطر فروخت کرنے پڑیں۔ آج وہ تحریک اس قدر مضبوطی حاصل کر چکی ہے کہ امریکہ اور جرمنی جیسے ممالک کے احمدی اس تحریک میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے بے چین نظر آتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ جو اسی شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے، وقفِ جدید کے اس روحانی جہاد میں فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (البقرہ: ۱۴۹) کا عجیب نظارہ پیش کرتا ہے۔

جہاں تک ہندوستان کے مجاہدینِ وقفِ جدید کا تعلق ہے اُن پر اس سلسلہ میں عظیم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے بھی کہ ہندوستان ایک وسیع و عریض ملک ہے اور اس میں بہت سے میدان خالی ہیں جہاں وقفِ جدید کے ذمہ ابھی کام کرنا باقی ہے۔ دوسرے، کاموں کی وسعت کے پیشِ نظر باوجود کمیٔ تعداد کے ہم میں سے ہر فرد کو چندے کا زیادہ سے زیادہ بوجھ اُٹھانا ہے۔ اس ذمہ داری میں امیر احمدی بھی شامل ہیں اور اس ذمہ داری سے غریب احمدی بھی سُبکدوش نہیں۔ قربانی وہ ہے جو دیتے وقت انسان کو محسوس ہو جس کی ادائیگی میں کسی قدر تکلیف کا احساس بھی ہو۔ لیکن اگر دسترخوان پر بچی ہوئی روٹی کی طرح بغیر احساس کے چندہ کی ادائیگی کی جاتی ہے تو یہ ہرگز قربانی نہیں۔ یہ وقت وہ وقت ہے جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح اپنا سارا مال قربان کرنے کی بھی ضرورت ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح نصف مال قربان کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ پس اس اعتبار سے ہندوستان کے بہادر مجاہدینِ وقفِ جدید کو از سرِ نو اپنی قربانی کا جائزہ لینا چاہیئے۔ سیکرٹریانِ وقفِ جدید اس سلسلہ میں اہم کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس ضمن میں یہ بات یاد رکھے جانے کے قابل ہے کہ سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کی مالی قربانی کا معیار کم از کم ایک پاؤنڈ یعنی کم و بیش پچاس روپے ہندوستانی کرنسی قرار دیا ہے۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سے پیوستہ سال صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان دارالامان کے موقع پر اپنے تاریخی خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۹۱ء میں ارشاد فرمایا تھا:-

"ہندوستان میں وقفِ جدید کی تحریک کچھ کمزور حالت میں پائی جاتی تھی۔ کیونکہ وقفِ جدید کے چندے کی طرف ہندوستان کی جماعتوں میں دلچسپی دکھائی نہیں دیتی تھی۔ ابھی تک وہ کمزوری جاری ہے ...... ہندوستان میں وقفِ جدید کی غیر معمولی اہمیت سمجھی جانی چاہیئے۔ یہ وہ تحریک ہے جس کے ذریعہ تمام ہندوستان کے علاقوں میں کم سے کم خرچ سے جماعتِ احمدیہ کا مؤثر رنگ میں پیغام پہنچایا جا سکتا ہے۔" (بدر ۲۷ فروری ۱۹۹۲ء)

اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد نزدیک لائے جبکہ ہندوستان کے مجاہدینِ وقفِ جدید دنیا بھر کے مجاہدین سے سبقت لے جائیں۔ اس لئے بھی کہ نیکیوں میں سبقت لے جانے کی قرآنی تعلیم ہے۔ اور اس لئے بھی کہ مرکزِ احمدیت قادیان اور ہندوستان میں رہنے کے باعث یہ ہمارا حق بھی ہے ــــ !!

(منیر احمد خادم)

پیارے آقا کے نام

دل میں پھر اِک درد اُٹھا اور یاد تِری در آئی ہے
یادوں کو بسا کر سینہ میں شمعِ اُمید جلائی ہے!

وہ وہ لمحے یاد آئے جب بیٹھ کے تیرے پہلو میں
ہم نے اپنا درد سُنایا تجھ سے تسلّی پائی ہے

جب زخمِ دل پر مرہمِ شفقت رکھا تو محسوس ہُوا
جیسے تپتے سُورج پر گھنگھور گھٹا گھِر آئی ہے

آقا تیرے آنے سے گلشن میں بہاریں آئی تھیں
پر اَب ایسا لگتا ہے ہر طرف اُداسی چھائی ہے

ہر دِل اُمنگوں سے پُر تھا ہر رونق تیرے نام سے تھی!
اب یاد نے تیری اَے پیارے جینے کی چاہ مٹائی ہے

اِک آس یہ ہے تُو لوٹے گا، دیدار کریں گے ہم تیرا
پھر دُنیا والے دیکھیں گے کہ اپنی بھی بن آئی ہے

(نفیسہ ریحانہ سوز۔ قادیان)

خطبہ جمعہ

وقفِ جدید کے ۳۷ ویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان

ہر آنیوالا سال جماعت کی مالی قربانی کی روح کو بڑھا رہا ہے یہ اعجاز خدا کے فرستادہ کے سوا کوئی دنیا میں نہیں دکھا سکتا

ساری دنیا کی طاقتوں کو میں کہتا ہوں کہ کل زور لگالیں حضرت اقدس مسیح موعود جیسی کوئی مالی قربانی کرنیوالی جماعت کہیں ہو تو لاکر دکھائیں

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۵ ر فتح دسمبر ۱۳۷۱ ہش بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

گزشتہ سال ان دنوں جمعہ کے روز قادیان میں

وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

کرنے کی توفیق عطا ہوئی تھی اور آج بھی وہاں جمعہ کا دن جلسہ کی طرح منایا جا رہا ہوگا اور خدا کے فضل سے دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے مخلصین اس وقت قادیان میں جمع ہو چکے ہیں اور اگرچہ جلسہ کل سے شروع ہوگا لیکن آج کا جمعہ بھی عملاً جلسہ کا حصہ بن جائے گا۔ اس لئے سب سے پہلے تو میں اپنی طرف سے جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے اور تمام دنیا کی جماعتوں کی طرف سے دارالامان جلسہ قادیان کو محبت بھرا سلام اور مبارکباد پیش کرتا ہوں اور پھر پاکستان کی طرف سے خصوصیت کے ساتھ ہزارہا احمدی پاکستان سے بھی اس جلسہ میں شریک ہو رہے ہیں۔ اس جلسہ کی افتتاحی تقریر کی متبادل تقریر کل صبح انشاء اللہ یہاں کے وقت کے مطابق ۱۰ بجے شروع ہوگی بلکہ دس بجے سے کچھ پہلے ہی یہ کارروائی شروع ہو جائے گی۔ اسے باقاعدہ افتتاحی کارروائی تو نہیں کہنا چاہئے کیونکہ غالباً جس وقت میں یہاں خطاب کروں گا اس سے پہلے وہاں افتتاح ہو چکا ہوگا۔ بہرحال جو احباب یہاں پہنچ سکتے ہوں وہ انتظام سے یہ پوچھ کر کہ اگر اتنی گنجائش ہو کہ لندن کے سب لوگ یہاں سما سکیں تو وہ یہاں آجائیں ورنہ پھر اپنی اپنی جگہ ٹیلی ویژن پر دیکھیں اور اس طرح کل کا جلسہ درحقیقت ایک بہت ہی وسیع عالمگیر جلسہ بن جائے گا۔ قادیان سے جلسوں کا آغاز ہوا اور قادیان ہی کی طرف واپسی کے آثار نظر آرہے ہیں۔ ایک سو سال کے لمبے چکر کے بعد لمبے سفر کے بعد اب قادیان ہی مجمع اقوامِ عالم بنتا جا رہا ہے اور کل انشاء اللہ تعالیٰ جو جلسہ وہاں شروع ہوگا اس کا ایک حصہ یعنی میری تقریر تمام دنیا کی جماعتیں سن بھی رہی ہوں گی اور دیکھ بھی رہی ہوں گی اور گویا اس طرح شریک ہوں گی کہ ان کے کویا نمائندے وہاں پہنچے ہوئے ہوں گے تو ایک بہت ہی عظیم الشان اور خوشیوں کا دن ہے جو کل طلوع ہوگا لیکن آج کا جمعہ بھی درحقیقت اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اور اس وقت بھی خدا کے فضل سے تمام دنیا کی جماعتیں اس جمعہ میں ان معنوں میں شامل ہیں کہ دیکھ رہی ہیں اور سن رہی ہیں اور ہر ایسے موقعہ پر جو اطلاعیں ملتی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ بالکل نئے اور تازہ ولولے پیدا ہوتے ہیں سب سے زیادہ خوشی تو اس بات کی پہنچتی ہے کہ جماعت خدا کے فضل سے بہت ہی زرخیز مٹی ہے جو بات کہی جائے وہ اس زرخیز مٹی پر پڑتی ہے جو اسے قبول کرتی ہے اور پھر بڑی تیزی سے نیکی کے بیج نشوونما پاتے ہیں اب تو روزانہ ڈاک میں بکثرت ایسے خط ملنے لگے ہیں کہ ہم فلاں معاملے میں کمزور تھے فلاں معاملے میں کمزور تھے دیانتدار اپنے آپ کو سمجھتے تھے لیکن حقیقت میں دیانت کا تصور نہیں تھا خیانت سے پاک سمجھتے تھے مگر اب پتہ چلا ہے کہ خیانت ہوتی کیا ہے اور ہم یہ عہد کر چکے ہیں اور خدا کے فضل سے نئی زندگیوں کا آغاز کر رہے ہیں اسی طرح عبادات کے سلسلے میں جو خطوط ملتے ہیں ان سے روح تازہ ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی عالمی تربیت کے ایسے عمدہ انتظام فرما دیئے ورنہ کسی خلیفہ کے لئے ناممکن تھا کہ ساری دنیا کی جماعتوں پر نظر رکھتا ان تک پہنچ سکتا اور براہ راست ان سے مخاطب ہو کر ان کے دلوں میں نئے ولولے پیدا کر سکتا لیکن اب خدا نے یہ ایسے عجیب انتظام فرما دیئے ہیں کہ جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔

اب میں وقفِ جدید کے سال نو کے اعلان کی طرف آتا ہوں۔ اب تک

وقفِ جدید پر چھتیس سال گزر چکے ہیں

اور آج ۳۷ ویں سال کے آغاز کا اعلان کیا جائے گا۔ سب سے پہلے جب ۱۹۵۷ء کے آخر پر وقفِ جدید جاری ہوئی تو حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اپنے ہاتھ سے وقفِ جدید کی مجلس میں پہلا نام میرا لکھا۔ اگرچہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو ہر لحاظ سے مجھ پر فوقیت حاصل تھی۔ عمر کے لحاظ سے بھی بزرگ تھے، صحابی بھی تھے۔ اس لئے میری حیا کا تقاضا تو یہ تھا کہ میں کبھی بھی اس بات پر اصرار نہ کرتا کہ میرا نام پہلے لکھا گیا ہے لیکن حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے نام کی ایسی حرص تھی، ایسی لالچ تھی کہ ایک موقعہ پر جبکہ وہ صدر مقرر ہوئے تھے ان کی لسٹ میں پہلے نام آنے لگا تو میں نے عاجزانہ طور پر درخواست کی کہ کیونکہ یہ حضرت مصلح موعودؓ کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اس لئے اگرچہ میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا مگر مجھے اس نمبر پر رہنے دیا جائے اس میں ایک پیشگوئی بھی تھی کہ خدا مجھے وقفِ جدید کے سلسلہ میں غیر معمولی خدمت کی توفیق بخشے گا اور اب وقفِ جدید کا نیا دور شروع ہوا ہے تو اب مجھے سمجھ آرہی ہے کہ کیوں حضرت مصلح موعودؓ نے میرا نام پہلے لکھا تھا کیونکہ اس وقت تو تصور بھی نہیں آسکتا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے خلافت کے منصب پر فائز فرمائے گا اور وقفِ جدید کی تحریک کو عالمی بنانے کا خیال دل میں پیدا فرمائے گا اور پھر اس کی توفیق بخشے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ہمیں خوشیوں کے یہ دن دکھائے کہ وہ تحریک جو صرف پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش تک محدود تھی آج سے عالمی تحریک بنانے کی توفیق ملی اور جماعت احمدیہ کو بڑی ہی محبت اور خلوص کے ساتھ اس آواز پر لبیک کہنے کی توفیق ملی۔

جماعت احمدیہ کا یہ پہلو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک ایسا عظیم الشان ثبوت ہے کہ ساری دنیا زور لگائے

کامیابیاں لے : کوشش کرتے [illegible] بجا ہے تب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت [illegible] اور عظیم الشان اور امتیازی خوبیاں ان سے چھین نہیں [illegible] سلسلہ [illegible] اور [illegible] باتیں اور وعدہ [illegible] بہت زیادہ [illegible] جاتے ہیں۔ [illegible] سے ۱۰۰ سال [illegible] والوں کی [illegible] ان کے اخلاص بدل جاتے ہیں۔ ترقی کرنے والوں کا معیار [illegible] کرتا ہے اور اس پیچھے [illegible] نظام جو خالصتہ طوعی تحریک پر مبنی ہو اس کے لئے ایک سو سال تک کامیابی کے ساتھ آگے بڑھتے رہنا اس جماعت کے بانی کی صداقت کی ایک بہت ہی عظیم الشان دلیل ہے۔ خاص طور پر جبکہ دنیا کے رجحانات اس کے برعکس چل رہے ہوں جبکہ مالی قربانی کا تصور رفتہ رفتہ مٹتا چلا جا رہا ہو جبکہ حکومتوں کی دولت پر کام چلائے جاتے ہوں اور انفرادی کوشش اور محنت اور اخلاص کے ساتھ [illegible] کے لئے روپیہ پیش کرنے کا تصور اگر پہلے بعض قوموں میں تھا بھی تو کم ہوتا چلا جا رہا ہو دنیا میں جتنی بھی قومیں نیکی کے نام پر خرچ کر رہی ہیں [illegible] متعلق بلا خوف اختلاف یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر آنے والا سال [illegible] کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ [illegible] خرچ کرنے کا رجحان کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جماعت [illegible] بالکل مختلف ہے اور حیرت انگیز وفا کے ساتھ [illegible] کو قائم رکھے ہوئے ہے کہ ہر آنے والا سال جماعت کی مالی قربانی کی روح کو کم کرنے کی بجائے بڑھا رہا ہے یہ اعجاز خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ایک سچے فرستادہ کے سوا کوئی دنیا میں دکھا نہیں سکتا۔ ساری دنیا کی طاقتوں کو میں کہتا ہوں کہ مل کر زور لگا دیکھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جیسی کوئی مالی قربانی کرنے والی جماعت کہیں ہو تو لا کر دکھائیں۔ دنیا کے سامنے وہ چہرے تو پیش کریں۔ وہ کون لوگ ہیں جو اسی طرح اخلاص اور وفا کے ساتھ اور بڑھتی ہوئی قربانی کی روح کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنے اموال پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ چونکہ اموال کی باتیں ہیں اس لئے میں اموال کی بات کر رہا ہوں ورنہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نیکیوں کے ہر میدان میں آگے بڑھ رہی ہے کسی میدان میں بھی پیچھے نہیں رہ رہی وقتی طور پر جہاں بعض دفعہ اخلاقی کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں جب ان کی توجہ دلائی جائے تو فوری طور پر اس کا ردعمل پیدا ہوتا ہے اور غلط راہ پر جانے والے لوٹ آتے ہیں اور پھر صحیح رستے پر [illegible] کے ساتھ چل [illegible] لگتے ہیں پاکستان میں بھی بعض خرابیاں مثلاً ویڈیو کیسٹ کے غلط استعمال سے متعلق شروع ہوئیں میں نے ایک خطبہ میں اعلان کیا تھا کہ بعض گندی رسمیں راہ پا رہی ہیں اس سے قومی اخلاق تباہ ہو جائیں گے۔ اور گھروں کے امن اٹھ جائیں گے اور میاں بیوی کی وفا کے سلسلے ٹوٹ جائیں گے اور ان کے تعلقات میں رخنے پڑ جائیں گے۔ دراصل [illegible] جائیں گی ہرگز اس رجحان کو پنپنے نہ دیں چنانچہ مجھے پاکستان سے جو خطوط ملے ان سے میرا دل خدا کے حضور سجدہ ریز ہوا اور بار بار [illegible] کہ بعض بدیوں میں مبتلاء تھے انہوں نے صاف لکھا کہ ہم غلط کاموں میں پڑ گئے تھے اللہ کا احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے وابستہ ہیں اور براہ راست جب آپ کی آواز ہم تک پہنچی ہے تو یہ سارے جھوٹے بت توڑ کر ہم نے اپنے دلوں سے باہر پھینک دیے۔ تو جماعت میں نیکی کی آواز پر لبیک کہنے کا جو مادہ ہے یہ صداقت کی اصل روح ہے اور یہ صداقت کی روح کبھی کوئی جھوٹا دنیا میں نہیں بنا سکتا جو دلوں کو تبدیل کرے جن کو ہوش ہے، جن کو نفسیات کا کچھ ادنیٰ سا بھی علم ہے وہ یقیناً جانتے ہیں کہ یہ چیز بنانی کسی جھوٹے کا کام نہیں ہے [illegible] کی طرف [illegible] تزکیہ عطا ہوتا ہے تو تزکیہ نصیب ہوتا ہے ورنہ اپنی طاقت سے تزکیہ حاصل نہیں ہو سکتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کرنے والی، پیار کرنے والی آپ کی عاشق یہ جماعت اللہ کے فضل کے ساتھ نیکی کے ہر میدان میں آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اس عاشق نے اپنا سب کچھ اور اپنی اولاد کا سب کچھ اپنے آقا [illegible] محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے قدموں میں لا ڈالا تھا انہیں برکت پڑ رہی ہے [illegible] کے نتیجے پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ چھوٹی چھوٹی ڈھیریاں پہاڑوں میں تبدیل ہو رہی ہیں یہ سلسلہ [illegible] کو [illegible] والے ہیں اس لئے نیکی کے ان رجحانات کو ہمیشہ زندہ رکھیں، قائم رکھیں اور آگے بڑھاتے چلے جائیں۔

وقف جدید کے سلسلہ میں جب پہلے سال اعلان ہوا تھا تو مجھے یاد ہے کہ ساٹھ یا ستر ہزار روپے کا وعدہ تھا اور پھر ہم کوشش کرتے رہے زور لگاتے رہے اور خدا کے فضل سے ہر سال تحریک آگے بڑھتی رہی پھر جب خدا تعالیٰ نے مجھے خلافت کے منصب پر فائز فرمایا تو اللہ بخش صاحب صادق کو وقف جدید کا ناظم مقرر کیا گیا اور ان کے دور میں بھی نہ صرف تحریک آگے بڑھی بلکہ جتنی وسعت تک میں تھا اس کی نسبت مالی قربانی میں پہلے سے زیادہ تیز رفتار کے ساتھ آگے بڑھی اور اللہ کا بڑا احسان ہے کہ کسی پہلو سے بھی مجھے یہ شکوہ نہیں ہوا کہ اس میں یہ کمزوری آگئی ہے اور یہ بتاتے ہوئے مجھے [illegible] ہے۔ کوئی غم نہیں ہے اگر میری کمزوریوں کی وجہ سے پہلے کوئی کمزوری تھی تو اللہ نے احسان فرمایا کہ ان کمزوریوں کو دور کر دیا اور اب جب باہر آکر عالمی تحریک کی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے یکدم انقلاب برپا ہو گیا ہو مثلاً جو موازنے میرے سامنے ہیں وہ بھی بہت خوشکن ہیں۔ اور بہت ہی عمدہ تصویر پیش کرتے ہیں مجھے یاد ہے کہ میں نے کسی جگہ بعض کوائف پڑھے تھے اس میں گذشتہ سالوں کے مقابل پر کچھ موجودہ کوائف بھی پیش ہوں گے سر دست میں

۱۹۹۱ء - ۹۲ کا موازنہ

آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

۱۹۹۱ء میں ایک لاکھ اکانوے ہزار چھہتر (۱,۹۱,۰۷۶.۰۰) پاؤنڈ وعدہ جات تھے جو ۱۹۹۲ء میں بڑھ کر دو لاکھ ۵۷ ہزار دو سو انسٹھ ۲,۵۷,۲۵۹.۰۰ پاؤنڈ بن گئے یہ خدا کے فضل سے ایک بہت بڑا اضافہ ہے جو ۳۴.۷۴ فی صد بنتا ہے وقف جدید ابھی بھی جس تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے یہ حیرت انگیز ہے ورنہ اتنے لمبے عرصہ کے بعد عموماً تحریکوں کے قدم آگے بڑھنے کی رفتار کے لحاظ سے یا موازنے کی رفتار کے لحاظ سے مدھم پڑ جایا کرتے ہیں لیکن جب آپ وصولی کی بات سنیں گے تو مزید حیران رہ جائیں گے۔ ۱۹۹۱ء میں وعدہ ۱,۹۱,۰۷۶/- تھا اور وصولی ۲,۲۰,۶۹۵ پاؤنڈ تھی جبکہ ۱۹۹۲ء میں وعدہ ۲,۵۷,۲۵۹ تھا اور یہ وہم سا ہوتا تھا کہ اتنے بڑے اضافے کی وجہ سے شاید پوری وصول نہ ہو سکے لیکن وصولی اس کے مقابل پر ۳,۲۴,۶۸۸ پاؤنڈ ہے تو آپ دیکھیں کہ وقف جدید کی تحریک اب کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے کروڑوں میں داخل ہو گئی یعنی اس کو پاکستانی روپوں میں تبدیل کر کے دیکھیں تو چند ہزار سے جو تحریک شروع ہوئی تھی اس کو خدا نے اس نئی صدی میں کروڑوں تک پہنچا دیا ہے اور یہ سلسلہ جس رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے اس سے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بہت ہی عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں گے

پاکستان اور بنگلہ دیش اور ہندوستان کے علاوہ بیرونی دنیا میں کام کے لحاظ سے دراصل وقف جدید کی اتنی ضرورت نہیں تھی جتنی چندے کی ضرورت تھی کیونکہ وقف جدید کا زیادہ تر کام پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان میں ایک نہج پر چل پڑا ہے اس لئے میں نے یہ تحریک کی کہ باہر کے ممالک چندے میں شامل ہوں تاکہ ان کاموں کو آگے بڑھایا جائے لیکن افریقہ کے لئے یہ استثناء رکھا گیا ہے کہ

افریقہ کا وقف جدید کا چندہ وہیں خرچ ہوگا

کیونکہ افریقہ کے متعلق پالیسی یہ ہے کہ اس غریب خطۂ ارض کو دنیا کی

افریقہ قوموں نے بہت لوٹا ہے ان کا خون چوسا گیا ہے اور اب تو اکثر ممالک خوفناک اینیمیا (ANAEMIA) کا شکار ہو چکے ہیں اس لئے میں نے چند سال پہلے یہ اعلان کیا تھا کہ جماعت احمدیہ اس رُخ کو پلٹائے گی۔ یعنی آئندہ کبھی افریقہ کا پیسہ باہر نہیں جائے گا بلکہ باہر سے پیسہ افریقہ بھیجا جائے گا چندوں کے سلسلہ میں بھی یہی پالیسی ہے اور اسی لئے وقف جدید افریقہ کی جو بھی رقم ہے وہ افریقہ پر ہی خرچ ہوتی ہے بلکہ باہر کی بھی انشاء اللہ تعالیٰ افریقہ پر خرچ کی جائے گی۔

پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان کے علاوہ جو درمیانی حصہ ہے اس میں زیادہ تر یورپین اور مغربی ممالک ہیں اور پھر انڈونیشیا اور جاپان وغیرہ بھی ہیں جن کے چندے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اب خاص طور پر ہندوستان میں اور پھر بعض دوسری جگہوں پر بھی کام کو آگے بڑھایا جائے گا۔

سب سے زیادہ نمایاں آگے قدم بڑھانے والے ملکوں میں سے اس وقت امریکہ قابل ذکر ہے۔ امریکہ کے امیر صاحب نے گزشتہ سال مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ہم نے اپنی مجلس عاملہ میں غور کرتے ہوئے یہ سوچا کہ کم سے کم کسی چیز کے میدان میں تو امریکہ سب دنیا سے آگے بڑھ جائے۔ جرمنی کا نام بار بار سنتے ہیں وہ ہر میدان میں آگے چلا جاتا ہے تو اس سے بھی رشک پیدا ہوتا ہے۔ پس ہم نے اپنے لئے چھوٹی سی تحریک وقف جدید چُن لی کیونکہ باقی جگہ تو وہ صاف ہتھیار ڈال چکے تھے صاف نظر آرہا تھا کہ خدمت کے دوسرے وسیع میدانوں میں تو ہم سے آگے نہیں نکلا جائے گا اس لئے کم سے کم وقف جدید کو ہی چُن لیں چنانچہ وقف جدید کو چُن کر انہوں نے محنت کی اور دو دن ہوئے مجھے فون پر ان کی طرف سے یہ پیغام ملا کہ ہم نے خدا کے فضل سے غیر معمولی محنت سے کام لیا (ان کی اس رپورٹ کا کچھ حصہ میں پڑھ کر بھی سناؤں گا) اور اب ہمیں یقین ہے کہ ہم جرمنی سے بہت آگے نکل چکے ہیں۔ میں نے کہا کس طرح یقین ہے انہوں نے بتایا کہ ان کا اتنا وعدہ تھا جو ۳۰-۳۵ ہزار پاؤنڈ کے قریب بنتا تھا اور ہم نے جو وصولی اب تک کر لی ہے وہ ۵۰ سے اوپر ہے اس لئے اب جرمنی کے قریب آنے کا بھی کوئی سوال نہیں رہا ہم تقریباً دگنا سے آگے بڑھ گئے ہیں لیکن جرمنی کی جب رپورٹ ملی تو جرمنی کی وصولی ۵۲ ہزار ۴۶۰ پاؤنڈ تھی یعنی وعدہ سے دگنے سے بھی زیادہ وصولی ہو چکی تھی۔ مجھے اس وقت کسی نے کہا کہ صرف تین ہزار کا فرق رہ گیا ہے اگر آپ جرمنی کو بتا دیں تو جرمنی آسانی سے اس کو پورا کر کے پھر آگے بڑھ جائے گا میں نے کہا: دونوں میرے ہی گھوڑے ہیں۔ ایک گھوڑے بیچارے نے زور مارا ہے کوشش کی ہے آگے بڑھنے والا ہے میں کیوں خواہ مخواہ اس نیکی سے محروم کر دوں بڑی تمنا کے ساتھ انہوں نے کام کیا ہے اور واقعی بڑی محنت کی ہے انور خان صاحب ان کے سیکرٹری وقف جدید تھے انہوں نے سارے ملک میں دورے کئے یا خطوط لکھے اور کوشش میں آگے۔ جب اعداد و شمار آئیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ خدا کے فضل سے تعداد کے لحاظ سے بھی بہت اچھا کام کیا گیا ہے ساری دنیا میں چند چھوٹے ممالک کو چھوڑ کر جن میں گنتی کی تعداد ہے غالباً امریکہ نے تعداد میں سب سے زیادہ اضافہ کیا ہے پاکستان کو [illegible] مقابلے میں شامل نہیں کرتے وہ تو خدا کے فضل سے ہر حال بڑا ہی ہے اور باہر بھی جو قربانی کرنے والے ہیں ان میں بھاری تعداد ماشاء اللہ ان لوگوں کی ہے جن کا پہلے پاکستانیت سے تعلق تھا تو اس لحاظ سے بھی پاکستانی پاکستانیوں کا غیر پاکستانی پاکستانیوں کے ساتھ مقابلہ ہو رہا ہے لیکن بہر حال وہ پھر بھی خدا کے فضل سے بڑھ رہے ہیں میری تو اب کوشش یہ ہے اور میں بار بار دوسرے ممالک کو توجہ بھی دلا رہا ہوں کہ پاکستان یا ہندوستان والوں نے پیغام کا ابتدائی حق ادا کیا ہے آپ کے ملک تک پیغام پہنچایا۔ نیکیاں رائج کیں کام کرنے کے اسلوب سکھائے [illegible] آپ اسی طرح ان کے پیچھے پیچھے چلیں گے اب وقت آرہا ہے کہ غیر پاکستانی احمدی بھی دنیا کے ہر ملک میں چیلنج کو قبول کریں

اور تیزی کے ساتھ آگے بڑھنا شروع کریں تو انشاء اللہ وہ وقت بھی آئیں گے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ کرے ہماری اسی نسل کی زندگی میں یہ وقت آئیں کہ بڑی بڑی عظیم الشان قومیں خدمت دین میں آگے بڑھیں اور پاکستان کے احمدیوں سے یا ہندوستان کے احمدیوں سے جو کسی ملک کے بھی بستے ہوں نیکیوں میں آگے بڑھنے کا مقابلہ کریں اور پھر بعض میدانوں میں آگے بڑھ کر دکھائیں۔

جرمنی کے بعد کینیڈا نمبر ۴ ہے اور کینیڈا نے بھی اس دفعہ خدا کے فضل سے بہت محنت کی ہے بہت اچھا کام ہے اس کام کے چند نمونے میں آپ کو پڑھ کر سناؤں گا۔ برطانیہ کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ ثابت قدم ہے جہاں تھا اس سے نیچے نہیں گرا اور جیسا کہ ۱۸ ہزار پاؤنڈ کا وعدہ تھا وہ انہوں نے پورا کر دیا ہے

ہندوستان میں اس دفعہ کچھ کمی آئی ہے

اور اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ آخری دنوں یعنی نومبر۔ دسمبر کے ہی دو مہینے خصوصیت کے ساتھ ہیں جن میں وصولی پر زیادہ زور دیا جاتا ہے لیکن وہاں کے حالات بہت بگڑ گئے اور وقف جدید قادیان کے لئے دورے کا تو سوال نہیں تھا خط و کتابت کے ذریعہ بھی جماعتوں تک پہنچنا مشکل ہو گیا اور بہت ہی بگڑے ہوئے حالات تھے۔ کچھ مزاج بگڑے نقصانات میں جماعت کے بھی بعض نقصانات ہوئے لیکن خدا کے فضل سے نسبتاً بہت کم ہیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ ہندوستان کی جماعتیں بھی جہاں یہ آواز پہنچ رہی ہو اپنے طور پر کوشش کریں۔ نیکی تو وہی ہوتی ہے جو اپنی ذات میں قائم ہو جائے اور جڑیں قائم کر لے۔ اس پہلو سے ہمیں بڑ کا نمونہ اختیار کرنا چاہئیے۔ درخت بعض دفعہ بڑے بڑے تناور ہو جاتے ہیں اور بہت دُور دُور تک پھیلتے ہیں لیکن وہ درخت جو ہمیشہ ایک ہی جڑ سے تعلق رکھ کر اُس سے خوراک حاصل کرتے ہیں اُن کے پھیلاؤ کے دائرے محدود رہتے ہیں اور ایک خاص حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے لیکن بڑ کے درخت میں یہ خوبی ہے کہ جُوں جُوں پھیلتا ہے نئی شاخیں زمین کی طرف جھکاتا ہے جو زمین تک پہنچ کر جڑیں بن جاتی ہیں اور پھر ان جڑوں سے گویا اسی درخت کے نئے نئے پیدا ہوتے ہیں جو نئے درخت کے طور پر نہیں بلکہ پہلے درخت کے مددگار بن کر تعلق کاٹے بغیر اس کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس طرح یہ سلسلہ پھیلتا چلا جاتا ہے۔ ہندوستان میں میں نے بڑ کا ایک ایسا درخت دیکھا تھا جو غالباً ہزار سال سے بھی زائد کا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت بُدھ کے زمانے کا ہے۔ بہر حال جو بھی اس کا زمانہ تھا لیکن یہ میں نے دیکھا کہ اتنا پھیل چکا تھا کہ ہمارا بڑے سے بڑا جلسہ سالانہ یعنی اڑھائی لاکھ والا جو جلسہ سالانہ تھا وہ اس کے اندر سما سکتا تھا پارکنگ LOTS بھی بن سکتی تھیں پھر بھی جگہ باقی رہ جاتی تھی تو جماعت احمدیہ کو جو درخت کے مشابہ قرار دیا گیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو تو میں سمجھتا ہوں کہ ان شاخوں میں بھی از سر نو درخت بننے کی صلاحیت رکھی گئی ہے اس لئے جہاں جہاں بھی جماعت پھیلتی ہے وہاں زمین میں اپنی جڑیں پیوست کریں اور خود نشو و نما حاصل کرنا شروع کریں۔ محض پرانی جڑوں پر انحصار نہ کریں۔

اس پہلو سے

ہر ملک کے باشندوں کو چاہئیے

کہ وہ پاکستانی یا ہندوستانی نسل کے لوگوں سے جن پر سب سے پہلے احمدیت کی ذمہ داری ڈالی گئی اُن پر اپنا انحصار ان معنوں میں نہ رکھیں کہ وہی جڑیں بنیں رہیں اور یہ شاخیں بن کر اُن سے رس چوستے رہیں بلکہ خود اپنے اپنے ملک میں جڑیں قائم کریں لیکن بڑ کی شان کے ساتھ وفاداری کے ساتھ اپنی جڑیں قائم کر کے اصل درخت سے الگ نہ ہوں بلکہ اس کا وجود بنے رہیں تب ان پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ توقع صادق ہوگی کہ اے میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو۔ اگر انہوں نے جڑیں الگ

کرلیں اور اپنے درخت بھی الگ کرلئے تو پھر کچھ باقی نہیں رہے گا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کی سرسبز شاخیں نہیں رہیں گی۔ بلکہ کسی اور شیطانی وجود کی شاخیں بن جائیں گی اپنی سابق تعلق کٹ جائے گا اور ایک الگ شخصیت ابھر کر باہر نکلے گی جس کا اللہ کے قائم کردہ مامور سے کوئی تعلق نہیں ہوگا پس اسی وجہ سے میں نے باقاعدہ سوچ کر انتخاب کرکے بڑ کے درخت کی مثال آپ کے سامنے رکھی ہے جڑیں ضرور بنائیں مگر اصل کے ساتھ ہمیشہ وابستہ اور پیوستہ رہیں اسی میں آپ کی اُمید بہار ہے اسی سے آپ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیش کے لئے نیکی کے کاموں میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

جاپان کا نمبر ساتواں ہے اور ناروے کا آٹھواں اور ماریشس کا نواں اور سوئٹزرلینڈ کا دسواں یعنی چندہ کی ادائیگی کے لحاظ سے خدا کے فضل سے یہ پہلی دس جماعتیں ہیں جنہوں نے نمایاں طور پر وقف جدید کا چندہ ادا کیا ہے۔

جن جماعتوں نے وعدہ کے مقابل پر غیر معمولی طور پر زائد وصولی کی ہے ان میں امریکہ جیسا کہ میں نے ذکر کیا تھا سب سے اوّل ہے ان کا وعدہ ۷۹,۸۲۹ پاؤنڈ تھا اور وصولی ۵۵,... ہوئی ہے اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کو اپنے وعدہ پر ۹۶.۳۳٪ زائد ادا کرنے کی توفیق ملی یہ ایک بہت بڑی بات ہے مالی قربانی کا وعدہ کرنا عموماً اس کی نسبت آسان ہوا کرتا ہے کہ پھر ادائیگی بھی کی جائے اور عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب سال ختم ہونے کا وقت آتا ہے تو جماعتوں کو اور کارکنوں کو یہی خطرہ ہوتا ہے کہ ہم وعدہ پورا کرسکیں گے کہ نہیں اس پہلو سے امریکہ دنیا کی ساری جماعتوں سے آگے بڑھا ہے اور پاکستان اس میں شامل ہے پاکستان بھی اپنے وعدے کے مطابق اس طرح وصولی نہیں کرسکا جس طرح امریکہ نے کی ہے اور غیر معمولی طور پر زیادہ کی ہے دوسرے نمبر پر کینیڈا کی باری ہے ان کا وعدہ پندرہ ہزار تھا اور ۲۱ ہزار ۲۳۳ وصولی ہوئی۔ گویا کہ ۴۱.۵۵ فیصد اضافہ وعدہ کے مقابل پر وصولی میں ہوا اور پھر جرمنی کی باری نمبر ۳ پر ہے ۴۲ ہزار ۷۵۳ وعدہ تھا یہ وہی وعدہ ہے جس پر نظر کرکے امیر صاحب امریکہ سمجھتے تھے کہ اب تو جرمنی کو ہم نے وہ مارا اور وہ مارا بہت پیچھے رہ جائیگا لیکن ان کو بھی خدا نے اپنے فضل سے توفیق بخشی اور ۴۲ ہزار کے وعدے کے مقابل پر ۵۲ ہزار ۴۰.. کی وصولی ہوئی اس طرح انہوں نے وعدے سے ۲۱.۴۹ فیصد اضافے کے ساتھ چندہ ادا کیا۔

جہاں تک

چندہ دہندگان کی تعداد

میں غیر معمولی اضافے کا تعلق ہے اس میں اوّل۔ دوم۔ سوم۔ چہارم وغیرہ آنے والے ممالک کے نام پڑھ کر میں سناتا ہوں مگر یہ یاد رکھیں کہ جو بہت چھوٹے ممالک ہیں جن میں تعداد بہت تھوڑی ہے ان کا نام اگرچہ پہلے آجائے گا لیکن خدمت کا جو معیار ہے یہ اس سے ظاہر نہیں ہوگا خدمت کا معیار اُن جماعتوں میں ظاہر ہوگا جن جماعتوں میں نسبتاً بہت بڑی تعداد ہے اور ہزاروں کی تعداد میں اضافے کئے گئے ہیں یا کم از کم سینکڑوں کی تعداد میں اضافے کئے گئے ہیں پس چھوٹی جماعت ہونے کے لحاظ سے ان کو یہ فائدہ تو پہنچ گیا ہے کہ تھوڑی سی کوشش سے وہ اوّل دوم سوم میں شمار ہونے لگے ہیں لیکن فی الحقیقت کام کی نوعیت اور بوجھ اٹھا کر چلنے کے اعتبار سے بعض بعد میں آنے والے خدمت کے میدان میں اُن سے آگے سمجھے جانے چاہئیں۔ بہرحال اس لحاظ سے سہرا سوئٹزرلینڈ کے سر ہے گذشتہ سال ۲۶ تعداد تھی اس سال ۸۲ ہو گئی ہے جب کہ ۲۱۵.۳۸٪ اضافہ ہے اس کے بعد بیلجیئم کی باری آتی ہے تعداد ۱۷ سے بڑھ کر ۵۴ ہوگئی ہے اور ۲۱۷٪ اضافہ ہے پھر گی آنا Guyana کی باری ہے

۱۳ تعداد تھی جو ۱۸ ہو گئی۔ اب دیکھیں کہ اعداد وشمار بعض دفعہ سچ بولنے کے باوجود جھوٹ بول جاتے ہیں یعنی بظاہر ایک سچی بات ہے لیکن جو تاثر ہے وہ جھوٹا ہے گی آنا میں جماعتِ احمدیہ کی تعداد خدا کے فضل سے کافی ہے اور ان کے لئے ۱۳ ہونا بھی قابلِ شرم ہے اور ۱۸ ہونا بھی قابلِ شرم ہے کہا جاتا ہے بعض اعداد وشمار کا فی نہیں ہوا کرتے اعداد وشمار کے ساتھ اس کا ماحول کی کچھ باتیں ہیں ان کو دیکھنے کے بعد اعداد وشمار کا پیغام صحیح پہنچا کرتا ہے ورنہ Juggling with figures محاورہ ہے۔ یہ کہہ کر حکومتیں بعض دفعہ اپنے بجٹ کے بالکل مختلف حالات پیش کر دیتی ہیں حالانکہ اعداد وشمار درست ہوتے ہیں۔ اپنی مرضی کی بات ہے کہ کس قسم کے اعداد وشمار کو کس طرح پیش کیا جائے۔ اب دیکھیں نا جب ہم بھی مختلف زاویوں سے پہلو بدل بدل کر اعداد وشمار آپ کے سامنے رکھتے ہیں جیسا کہ: گوئٹے مالا کی تعداد ۸ تھی ۱۳ ہو گئی لیکن یہاں واقعی گوئٹے مالا نسبتاً زیادہ قابلِ داد ہے کیونکہ گی آنا کے مقابل پر گوئٹے مالا کے احمدیوں کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے کیونکہ ابھی نیا مشن قائم ہوا ہے اس پہلو سے ۷ کا ۱۳ ہونا اللہ کے فضل کے ساتھ یقیناً سعی رکھتا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس میں اور بھی اضافے ہوں گے۔

اب ہم امریکہ اور جرمنی کی طرف آتے ہیں امریکہ کے چندہ دہندگان کی تعداد گزشتہ سال ۱۶۲۳ تھی امسال یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۵۴۸ ہوئی ہے ۱۶۲۳ کو ۲۵۴۸ میں بدلنا یقیناً محنت طلب کام ہے۔ کافی وسیع پیمانے پر لمبے عرصہ تک محنت کی گئی ہوگی۔ جرمنی میں ۲۵۰۰ تعداد تھی جو بڑھ کر ۴۵۵۱ ہوئی ہے تقریباً دو ہزار نئے چندہ دہندگان شامل کئے گئے ہیں یہ بھی بہت بڑی کامیابی ہے بہت تنظیم اور مسلسل محنت کی مظہر کامیابی ہے اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ آگے سے آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ کینیڈا نے بھی تعداد بڑھانے میں غیر معمولی ترقی کی ہے۔ ان کی رپورٹ جب میں آپ کے سامنے رکھوں گا تو اس میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ عالمگیر کی
پہلی دس جماعتیں جو وقفِ جدید کے چندے کے لحاظ سے آگے ہیں

اب میں ان کی فہرست آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جن جماعتوں کو بہت اعلیٰ کارکردگی دکھانے کی توفیق ملی ہے ان کے نام صرف فخریہ طور پر نہیں پڑھے جاتے بلکہ ایک تو مسابقت کی روح آگے بڑھانے کے لئے پڑھے جاتے ہیں تاکہ جن جماعتوں میں یہ روح کچھ مدھم ہے وہ جاگ اُٹھے کچھ چمک اٹھے نئے ولولے پیدا ہوں دوسرا بڑا مقصد ان جماعتوں کے لئے دعا کی تحریک کرنا ہوتا ہے حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی ہر بات کی تان بالآخر دعا پر ٹوٹتی ہے پس جب ان جماعتوں کے لئے آپ دعا کریں تو ان کمزور جماعتوں کے لئے بھی دعا کریں جن کو ابھی تک قربانی کے میدان میں آگے آنے کی توفیق نہیں ملی تاکہ ہمارے مقابلے صرف دو یا تین گھوڑوں میں نہ رہیں بلکہ چالیس پچاس ساٹھ گھوڑے گردن کے ساتھ گردن ملاکر دوڑ رہے ہوں اور کچھ پتہ نہ ہو کہ کون آگے نکلے گا یہ وہ جذبہ ہے جو قرآن کریم کی اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے کہ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کہ خدا تعالیٰ نے ہر قوم کے لئے ایک نصب العین مقرر فرمایا ہے اور اے محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) کے غلاموں! تمہارے لئے نصب العین یہ ہے کہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے مسابقت کرو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو مسلسل دوڑتے ہوئے نیکیوں کے میدان میں دوسرے بھائیوں کو پیچھے چھوڑنے کی کوشش کرو جس ملک میں ہم رہتے ہیں یہاں لوگ گھڑ دوڑ کے بہت شوقین ہوتے ہیں ان کے ذہن میں یہ بات خوب اچھی طرح جاگزیں ہو چکی ہے کہ جب ایک سے زیادہ صلاحیت والے گھوڑے اکٹھا دوڑتے ہیں تو کیسا خوبصورت منظر سامنے آتا ہے اور کس طرح جوئے باز جو ہیں وہ اپنے آپ کو بے

بس اور بے طاقت محسوس کرتے ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ کونسا گھوڑا آگے نکل آئے گا۔ بعض دفعہ پانچ پانچ، چھ چھ، سات سات گھوڑوں میں یہ مقابلہ ہو رہا ہوتا ہے لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کے گھوڑے اور شان کے گھوڑے ہیں۔ یہ نیکیوں کے میدان میں دوڑنے والے ہیں۔ یہاں شیطانی شرطیں نہیں بدھی جاتیں لیکن نیک توقعات رکھی جاتی ہیں اور دعاؤں کے مقابلے ساتھ ساتھ ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس یہ جو نقشہ کھینچا گیا ہے اس کے مضمون کو دعاؤں کے ساتھ باندھنا ضروری ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اگر ساری جماعت یہ دعا کرے کہ اللہ کرے کہ نیکیوں کے میدان میں حضرت محمد رسول اللہؐ کے گھوڑے کثرت کے ساتھ اس تیزی سے ایک دوسرے کے شریک ہو جائیں کہ آخر وقت تک دل دھڑکتے رہیں پتہ نہ چلے کہ کون آگے بڑھ جائے گا۔ پھر خدا کی عطا کردہ توفیق سے کچھ گھوڑے باہر نکلیں اور آگے بڑھیں تو ایک بہت ہی عظیم روحانی لطف پیدا کرنے والا منظر ہوگا جو اپنی شان میں نرالا ہوگا۔ ایسی کوئی اور چیز دنیا میں دکھائی نہیں دے گی۔ یہ منظر کتنا ہوگا اور یہ منظر پیدا ہو رہا ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعتیں اس طرف آگے قدم بڑھا رہی ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اگر جماعت یہ دعائیں کرے کہ اے خدا! کثرت سے ساری جماعتیں نیکی کے میدان میں قدم سے قدم ملا کر دوڑیں اور بہت آگے نکلنے کی کوشش کریں تو اللہ کے فضل سے دعاؤں کے ذریعہ ساری دنیا کی دوسری قومیں ہم سے بہت پیچھے رہ جائیں گی۔ ساری جماعت اگر نیکیوں میں آگے قدم بڑھانے لگے تو انقلاب بہت تیزی سے برپا ہو سکتا ہے۔

دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں میں بار بار آپ کو بتا چکا ہوں کہ جماعت کا سوائے اس کے کچھ بھی نہیں ہے جو فی الحقیقت دعاؤں اور حکمت کے ساتھ ارادے باندھ کر اپنے کام پر نظر رکھتے ہوئے اپنی کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے، ان کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ اگر نناوے باقی حصے بھی ساتھ شامل ہو جائیں تو رفتار سو گنا ہو جائے گی کیفیت ہی بدل جائے گی۔ جماعت چند سالوں میں دیکھتے دیکھتے کہیں سے کہیں پہنچ جائے گی۔ ابھی بھی جو ہمارا تعاقب کر رہے ہیں وہ ہماری گرد کو بھی نہیں پا سکتے پھر تو ان کو گرد بھی دکھائی نہیں دے گی۔ اندھوں کی طرح تلاش کریں گے کہ گئے کہاں۔ ابھی یہ بجلی کا کوندا یہاں سے گزرا ہے اور کہاں سے کہاں پہنچ گیا تو تیز رفتاری میں اس طرح آپ آگے بڑھ سکتے ہیں آپ کو خدا تعالیٰ نے یہ صلاحیت بخشی ہے۔ نیکی کے میدانوں میں آگے بڑھنے کے لئے آپ کو اس زمانے میں بنایا گیا ہے۔ اس وجہ سے آپ کی تعمیر کی گئی ہے کہ آپ قرآن کریم میں پیش کردہ نقشوں کو اپنی ذات میں پورا کر کے دکھائیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ صرف چندوں کی بات میں نہیں ہر نیکی میں انشاء اللہ تعالیٰ جماعت انفرادی طور پر بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی اور جماعتی لحاظ سے بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی۔

فی کس قربانی میں جاپان حسب سابق نمبر ایک ہے۔ یہ وہ میدان ہے جس میں وہ ماشاء اللہ کسی کو آگے نہیں نکلنے دیتے۔ اس وقت وہ میری بات سن رہے ہوں گے اور ضرور خوش ہو رہے ہوں گے کہ الحمد للہ پھر بھی ہمارا نام آیا ہے۔ اللہ کرے کہ آپ کا نام آگے رہے مگر دوسروں کو بھی میں کہتا ہوں کہ جاپان کو ہرانے کی کوشش تو کریں۔ اس کے ہارنے سے مجھے خوشی نہیں ہوگی۔ آپ کے جیتنے سے خوشی ہوگی۔ خوشی تو پھر بھی خوشی رہے گی۔ اس پہلو سے گوئٹے مالا دیکھیں ماشاء اللہ نمبر دو آگیا ہے۔ جاپان میں وقف جدید کا فی کس چندہ ۲۰۔۳۶ پاؤنڈ ہے اور گوئٹے مالا میں ۹۲۔۳۴ پاؤنڈ ہے یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے جو انہوں نے حاصل کیا ہے کیونکہ گوئٹے مالا نسبتاً ایک بہت غریب ملک ہے اور وہاں فی کس احمدی کی آمد دنیا کی دوسری جماعتوں سے بہت کم ہے لیکن اللہ کا بڑا احسان ہے کہ ان کو اس میدان میں بہت آگے بڑھنے کی توفیق عطا ہوئی۔ بیلجیئم نمبر ۳ ہے۔ بیلجیئم بھی ان جماعتوں میں سے ہے جو خدا کے فضل سے تیزی سے ترقی کر رہی ہیں۔ جماعت بیلجیئم آگے بڑھ رہی ہے۔ تبلیغ میں بھی بیدار ہو رہی ہے۔ چندوں میں بھی آگے نکل رہی ہے۔ کیپٹن نسیم خالد صاحب جو پہلے نیوی میں ہوا کرتے تھے وقف کر کے بڑے ولولے اور بڑی قربانی کی روح کے ساتھ انہوں نے اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کے لئے پیش کیا تھا۔ کافی لمبا عرصہ فرانسیسی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اور مرکزی دفتروں میں تجربہ حاصل کرنے کے بعد اب بیلجیئم میں امیر جماعت اور مبلغ انچارج بھی تو جب سے یہ تشریف لائے ہیں خدا کے فضل سے جماعت بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ ان کی فی کس اوسط ۸۹۔۳۴ پاؤنڈ ہے اور بیلجیئم کے احمدیوں کے حالات میں جانتا ہوں۔ معمولی آمد کے لوگ ہیں۔ کوئی غیر معمولی کمائی والے میں نے وہاں نہیں دیکھے۔ اس لحاظ سے خدا کے فضل سے بہت اعلیٰ پائے کی قربانی ہے۔ سوئٹزرلینڈ ۲۴ پاؤنڈ فی کس کے حساب سے نمبر چار بنتا ہے۔

سوئٹزرلینڈ کے سلسلہ میں ایک تصحیح بھی ضروری ہے۔ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے وقت فی کس نمایاں قربانی کرنے والی جماعتوں میں سوئٹزرلینڈ کا نام شامل ہونے سے رہ گیا تھا۔ ان کا معیار قربانی دراصل ۱۲۱ پاؤنڈ فی چندہ دہندہ تھا جبکہ غلطی سے ۱۲ پاؤنڈ رکھا گیا یعنی ۱۲۱ میں سے آخری ایک لکھنے سے رہ گیا تو میں نے جب ۱۲ پاؤنڈ اعلان کیا تو وہاں سے بہت دردناک احتجاج کا خط آیا کہ ہم تو چندے اکٹھے کرتے کرتے رہ گئے اور اس طرح لوگوں نے قربانیاں دیں اور آپ نے ۱۲۱ کو ۱۲ بنا دیا تو اب میں بڑی معذرت کے ساتھ اور شرمندگی کے ساتھ اس غلطی کا اعتراف کرتا ہوں اور جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ان کا چندہ تحریک جدید ۱۲۱ فی کس تھا لیکن جاپان کو پھر بھی پیچھے نہیں چھوڑ سکے۔ وہ پھر بھی آگے ہی رہتا ہے۔ الحمد للہ۔ بہرحال یہ اب بھی چوتھے نمبر پر ہیں۔ امریکہ ۸۹ء۲۱ فی کس تک پہنچ گیا ہے۔ ساؤتھ افریقہ ۹۰۔۱۸ اور کوریا ۰۰۔۱۳ پاؤنڈ اور ڈنمارک ۳۰۔۱۱ پاؤنڈ اور فرانس ۷۴۔۱۰ پاؤنڈ اور جرمنی ۴۳۔۹ پاؤنڈ۔

جرمنی بظاہر بہت پیچھے دکھائی دے رہا ہے لیکن جرمنی میں احمدی کی فی کس آمد اتنی زیادہ نہیں ہے جتنا ان کے چندوں سے معلوم ہوتا ہے۔ بچوں وغیرہ کی بہت بڑی تعداد ہے جو بغیر کسی آمد کے ہیں اور جرمنی میں باقی سب تحریکوں میں بھی چونکہ بہت محنت کے ساتھ ہر احمدی کو شامل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اس لئے جرمنی کو اتنا پیچھے نہ سمجھیں۔ یہ اعداد و شمار کے قصے ہیں۔ یہ ان کے کرشمے ہیں۔ بعض اچھے کام کرنے والوں کو پیچھے دکھا دیتے ہیں۔ بعض کمزور کام کرنے والوں کو آگے دکھا دیتے ہیں۔ اصل دعا تو یہ کرنی چاہئے کہ اعداد و شمار کی زبان میں نہیں بلکہ خدا کے ہاں ہم آگے لکھے جائیں۔ اللہ کی نظر میں ہمارا مقام بلند ہو۔ اگر یہ نصیب ہو جائے تو اعداد و شمار کی زبان کچھ بھی کہتی رہے اس کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی مگر انسانی کمزوریاں ہیں۔ مجبوریاں ہیں۔ بات سمجھانے کے لئے اعداد و شمار کی زبان بھی ضرور استعمال کرنی پڑتی ہے۔ اس کے فائدے بھی پہنچتے ہیں۔

بیرون پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش کی جو مجموعی شکل ہے وہ یہ بنتی ہے۔ یہ وہ تین ملک ہیں جہاں آغاز ہی سے تحریک جاری تھی۔ نئے دور میں جو تحریک ان کے علاوہ باقی ممالک میں جاری ہوئی ہے ان کی مجموعی وصولی ایک لاکھ ۹۲ ہزار ۱۱۴ پاؤنڈ بنتی ہے اور تعداد مجاہدین ۲۲ ہزار ۶۸۶ ہے۔ سال گذشتہ سے موازنہ کے لحاظ سے آپ دیکھیں کہ پاکستان، ہندوستان بنگلہ دیش کے علاوہ جماعتوں نے واقعۃً بہت ہی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ فرمایا ہے سنہ ۹۱ء میں وعدہ جات ۹۶،۵۹۸ تھے۔ وصولی ایک لاکھ ۵ ہزار ۹۶۳ تھی۔

سال ۱۹۹۱ء میں وعدہ جات ۵ لاکھ ۳۱ ہزار ۴۰۰ روپے تھے جبکہ وصولی ایک ۵ لاکھ ۹۲ ہزار ۴۰۰ روپے گویا کہ وعدوں کے مقابل پر وصولی میں بھی غیر معمولی اضافہ ہے پچھلا اضافہ بھی رفتار کے لحاظ سے کافی اضافہ ہے یعنی پچھلے سال ۸۰۴۳۸ اضافہ تھا۔ امسال ۸۱۰۵۰ اضافہ ہے تو اللہ کرے کہ یہ رفتار اسی طرح آگے بڑھتی رہے۔ تعداد مجاہدین کے لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں فرق ہے ۱۸ ہزار کے مقابل پر ۲۲ ہزار ۴۸۶ تعداد بنی ہے جو ۴۴۹۹ اضافے کی مظہر ہے۔

گذشتہ سال ۱۹۹۱ء کے آخر پر جب یہ رپورٹ مجھے پیش کی گئی تو میں نے مالی والوں سے اس توقع کا اظہار کیا یا شاید خطبہ میں کہا ہوگا کہ بیرون پاکستان عنقریب چندہ وقف جدید میں انشاء اللہ ایک کروڑ تک پہنچ سکتا ہے۔

اب تک جو وصولیاں ہوئی ہیں اس کو اگر ہم پاکستانی روپوں میں تبدیل کریں تو تین ممالک کو چھوڑ کر باقی ممالک کی کل وصولی ۷۶ لاکھ ۹۹ ہزار روپے ہو گئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ عنقریب اگلے سال یا اس سے اگلے سال انشاء اللہ یہ کروڑ سے اوپر نکل جائے گی۔

افریقہ کے ممالک میں

بہت ہی زیادہ غربت ہے اور جب میں ان کے اعداد و شمار پڑھ کر سناتا ہوں تو اُن کو تخفیف کی نظر سے نہ دیکھیں۔ رحم کی نظر سے بھی دیکھیں اور دعا کی نظر سے دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی توفیق بڑھائے ورنہ مجھے علم ہے کہ افریقہ کے ممالک میں خدا کے فضل سے اخلاص کے لحاظ سے کوئی کمی نہیں ہے لیکن صرف ایک وجہ نہیں ہے کہ وہ وقف جدید کی تحریک میں اتنا پیچھے رہ گئے ہیں ایک اور وجہ یہ ہے کہ وقف جدید کے سیکرٹریان کا قصور معلوم ہوتا ہے ورنہ بعض دوسری مالی تحریکات میں وہ تصویر جو وقف جدید نے پیش کی ہے اس سے بہت بہتر تصویر ابھرتی ہے تو یہ اعداد و شمار بتا رہے ہیں کہ انتظامیہ کا قصور ہے۔ وقف جدید کو اہمیت نہیں دی گئی حالانکہ وقف جدید کا نظام وہاں واقعتہً جاری ہو چکا ہے۔ دیہاتی معلمین جگہ جگہ کام کر رہے ہیں اور بہت اچھا کام کر رہے ہیں بلکہ ہمارے مرکزی مبلغین جو ہیں وہ دیہاتی معلمین کے محتاج رہتے ہیں کیونکہ افریقہ کے دیہاتی معلمین میں تقریر کا ایک ایسا ملکہ ہے کہ بڑے بڑے پڑھے لکھے بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ ان کا کوئی روایتی فن ہے جو اُن کے خون میں چلا آ رہا ہے۔ اس لئے معمولی تعلیم والے بھی جب کسی صاحب علم کا ساتھ دیتے ہیں تو اُس کی ہر بات کو ایسی عمدگی سے پیش کرتے ہیں کہ ایک تموج سننے والوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ یوں لگتا ہے جیسے آواز کی لہریں آپ دیکھنے لگ گئے ہیں۔ ان کے اندر عجیب قسم کی سنسناہٹ سی دوڑنے لگتی ہے۔ میں جب دورے پر وہاں گیا تھا تو بڑے بڑے عالم میری تقریر کے ترجمے ایسے نہیں کرتے تھے جتنا یہ دیہاتی معلم کرتے تھے۔ بہت غریبانہ حالات میں یہ بیچارے کام کر رہے ہیں۔ اگر افریقہ کے ممالک وقف جدید کی طرف توجہ کریں تو یہ سارا روپیہ انہی معلمین کی فلاح و بہبود پہ استعمال ہوگا اور اب ہم باہر کی جگہوں سے جو روپیہ لا کر ان پر خرچ کرتے ہیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ مقامی طور پہ افریقہ خود اس کام کو سنبھال لے گا۔ بہرحال

ماریشس صف اوّل پہ ہے۔

وہ ظاہر بات ہے کیونکہ ماریشس کا معیار زندگی باقی افریقہ سے بہت اونچا ہے۔ نائیجیریا کی وصولی صرف ۵۳۶ پاؤنڈ ہے اور یہ ماننے والی بات نظر نہیں آتی۔ جتنا مرضی غربت کو آپ اس کا ذمہ دار قرار دے دیں۔ اوّل تو نائیجیریا اتنا غریب ہے ہی نہیں جتنا باقی افریقہ کے دوسرے ملک ہو چکے ہیں اور دوسرے وہاں کی جماعت کو میں جانتا ہوں بڑے بڑے مخلص قربانی کرنے والے ایسے بھی ہیں جنہوں نے بڑی بڑی جائیدادیں جماعت کے سامنے پیش کی ہیں۔ کافی صاحب حیثیت لوگ ہیں تو یہ قصور جو بھی ہے یا امارت کا قصور ہے یا سیکرٹری وقف جدید کا قصور ہے اور الگ بھی نہیں کہنا چاہئے۔ دونوں کا مل کر ہے۔ بہرحال۔ امیر بھی ذمہ دار ہے اور سیکرٹری بھی ذمہ دار ہے۔

یوگنڈا ۴۷۸ پاؤنڈ ہے صرف۔ ساؤتھ افریقہ صرف ۴۱۶ پاؤنڈ ہے۔ گیمبیا صرف ۳۷۰ پاؤنڈ ہے مگر گیمبیا کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہاں واقعتہً بہت غربت ہے اور جو روزمرہ کے چندے ہیں ان میں وہ اللہ کے فضل سے ذمہ داری سے ادائیگی کرتے ہیں اور جتنی مجھے توقع تھی اس سے زیادہ ذمہ داری سے وہ ماہانہ چندہ ادا کرنے والے ہیں اور یہ رجحان اب خدا کے فضل سے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ سیرالیون ۳۱۷ پاؤنڈ ہے۔ کینیا ۲۴۸ ہے۔ یہ تو کسی طرح بھی قابل فہم نہیں ہے کینیا میں ایک بڑی تعداد ایسے متمول پاکستانی دوستوں کی بھی ہے اور درمیانی طبقے کی بھی ہے کہ اگر وہی وقف جدید میں مسابقت کی روح سے حصہ لیں تو سینکڑوں کی بجائے ہزاروں تک تو آسانی سے پہنچ سکتے ہیں اور اب تو کینیا میں تیزی سے افریقن لوگوں میں بھی خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ پھیل رہی ہے۔ اس سے پہلے یہ کمزوری تھی کہ افریقن قوموں میں جماعت کا نفوذ کم تھا لیکن اب یہ کمزوری ختم ہو چکی ہے اور بڑی تیزی سے افریقن قوموں میں نفوذ ہو رہا ہے اور وہ بھی خدا کے فضل سے چندے کے معاملہ میں پیچھے رہنے والے لوگ نہیں ہیں۔ غریب ہیں مگر دل کے امیر ہیں۔ پس کینیا پہ جو تصویر ہے یہ بھی جماعت کے انتظام کی کمزوری کی تصویر ہے نہ کہ ان لوگوں کی اقتصادی یا دینی حالت کی تصویر۔ تنزانیہ بھی اسی پہلو سے قابل توجہ ہے۔ اس کی وصولی صرف ۲۳۱ ہے۔ آئیوری کوسٹ ۱۷۴ اور یوگنڈا ۸۳۱ پاؤنڈ، حالانکہ یوگنڈا میں میں خود جانتا ہوں کہ بعض یوگنڈن احمدی ایسے ہیں کہ وہ اکیلے بھی باقی چندوں کے علاوہ سینکڑوں پاؤنڈ دے سکتے ہیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ جنہوں نے تحریک کرانی تھی۔ جنہوں نے اہمیت سمجھانی تھی وہ افسوس ہے کہ اس معاملہ میں ناکام رہے ہیں۔

مشرق بعید کے ممالک میں کل ادائیگی کے لحاظ سے انڈونیشیا نمبر ایک، جاپان نمبر ۲، آسٹریلیا نمبر ۳، سنگاپور نمبر ۴، فجی نمبر ۵ اور پہلی تین پوزیشنوں میں فی کس قربانی کے لحاظ سے جاپان، کوریا اور سنگاپور آتے ہیں۔

پاکستان میں کراچی نمبر ایک ہے

ربوہ ۲، لاہور ۳، فیصل آباد ۴، سیالکوٹ ۵، راولپنڈی ۶، گجرات ۷، سرگودھا ۸، اسلام آباد ۹ اور گوجرانوالہ نمبر ۱۰ پر ہے۔

اب میں خلاصہ رپورٹ مکرم امیر صاحب یو ایس اے پڑھ کر سناتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ فاستبقوا الخیرات کے سلسلہ میں جو خصوصی مساعی کی گئی ہیں ان میں ۳۰۰ فیملیز کو دسمبر ۱۹۹۱ء کے خطبہ کی کیسٹس بھجوائی گئیں اس تاکید کے ساتھ کہ سارے مل کر سنیں اور پھر بتائیں کہ کیا ارادے ہیں۔ بہت عمدہ تجویز تھی اور یقیناً بڑی محنت سے یہ کام کیا گیا ہے۔ وقف جدید کے سلسلہ میں ۶ سال کے خطبات جمعہ کے متن تمام مبلغین کو بھجوائے گئے تاکہ وہ اس کی روشنی میں احباب کو توجہ دلائیں۔ بہت جماعتوں نے ہفتہ وقف جدید منایا۔ مکرم انور محمود خاں صاحب جو نیشنل سیکرٹری ہیں انہوں نے ایسٹ اور ویسٹ COAST کی جماعتوں کا دورہ کر کے احباب کو تقاریر کے ذریعہ خصوصی توجہ دلائی۔ ۲۰ افراد جماعت نے کم سے کم ایک ہزار ڈالر پیش کرنے کا وعدہ کیا اور اور خواتین اور لجنہ نے بھی غیر معمولی تعاون کیا اور بارہ سال سے کم عمر کے ۵۷۱ بچوں کا

لجنہ کی کوششوں سے وصول کیا گیا۔ بحمد اللہ تعالےٰ کے فضل سے وصولی ۸۷ ہزار ۵۱ ڈالر ہوئی جو ۱۹۹۰ء کی وصولی کے مقابل پر ۲۱۶٪ اضافہ کے ساتھ ہوئی ہے۔

اب آخر پہ کینیڈا کی رپورٹ کا خلاصہ سنا دیتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ کینیڈا نے وقفِ جدید میں مجموعی وصولی ۸۵ ہزار ۶۶۶ سے مقابل پر امسال ... ہزار ۴۴ ڈالر کی وصولی پیش کی ہے۔ گذشتہ سال ۲۷۵۰ افراد شامل تھے امسال ۳۴۸۰ شامل ہوئے ہیں اور بعض جماعتوں کے ۱۰۰ فیصد افراد اس تحریک میں شامل ہوگئے ہیں اور یہ بہت بڑی چیز ہے۔ ۱۰۰ فیصد افراد کے شامل ہونے کے لحاظ سے میرا خیال ہے دنیا بھر میں کینیڈا کے مقابل پر اور کوئی ملک نہیں ہے۔ ۱۰۰ فیصد افراد شامل کرنے والی جماعتوں میں کیلگری، وینکوور، رجائنہ، لنڈن (اونٹاریو)، مارکھم، سکاربرو، ملٹن، ایڈمنٹن، سسکاٹون، سینٹرل ٹورانٹو، مسی ساگا اور وان کی جماعتیں شامل ہیں۔

ہمارے مبارک احمد صاحب۔ نذیر جو نذیر احمد صاحب علی کے صاحبزادے ہیں اور وقف کیا ہوا ہے۔ باقاعدہ جامعہ میں تعلیم تو نہیں حاصل کی لیکن دینی علم چونکہ کافی تھا اس لئے ان کو جامعہ کی تعلیم کے بغیر ہی میدان میں بھیج دیا گیا، انہوں نے بہت محنت کی ہے۔ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بعض جگہ منفی تبشیر ... کا بہت زور تھا اور یہ اپنی ایک ٹیم بنا کر ایک ایک گھر پہنچے اور دروازے کھٹکھٹائے اور ان کو بیدار کیا اور وصولیاں لیکر آتے رہے۔ اس وجہ سے اس سارے علاقہ میں خدا کے فضل سے اکثر جماعتیں اب یہ کہہ سکتی ہیں کہ ہمارے ۱۰۰ فیصد افراد وقفِ جدید میں شامل ہو گئے ہیں تو یہ ایک بہت ہی بڑی کامیابی ہے جو اللہ تعالےٰ نے ان کو عطا فرمائی۔ اب چونکہ وقت ختم ہو چکا ہے اس لئے باقی باتیں ہیں انشاء اللہ آئندہ جمعہ میں پیش کروں گا

یاد رکھیں کل صبح یہاں کے وقت کے مطابق ۱۰ بجے قادیان کے جلسہ میں ہماری شمولیت ہو گی اور پرسوں ناغہ ہے پھر آخری دن انشاء اللہ پیر کے روز ۱۰ بجے قادیان کے جلسہ میں شمولیت ہو گی۔ ابھی اطلاع ملی ہے کہ اس وقت وہاں جلسہ کے ۵۰۰۰ شرکاء ہمارے ساتھ اللہ کے فضل کے ساتھ جمعہ میں شامل ہیں اور کل انشاء اللہ یہ تعداد اور بھی بڑھ جائے گی۔ اب میں اجازت چاہتا ہوں۔ پھر انشاء اللہ کل دوبارہ حاضر ہوں گا۔ پرسوں ناغہ۔ پیر کو پھر انشاء اللہ اسی وقت ایک گھنٹہ کے لئے اختتامی خطاب ہوگا اور آئندہ جمعہ یکم کو آئے گا یعنی اگلے سال کا آغاز جمعہ کے روز ہو رہا ہوگا تو ساری دنیا کو نئے سال کی مبارکباد انشاء اللہ اگلے جمعہ میں پیش کی جائے گی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

نوٹ:۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب دفتر P.S. لندن کا مرتب کردہ یہ خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

❊ الحمد للہ علیٰ ذالک۔
دعا کے بعد تمام حاضرات میں شیرینی تقسیم کی گئی
رشیدہ بیگم
(صدر لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی اڑیسہ)

دعائے مغفرت:۔ افسوس! مکرم ماسٹر محمد اسماعیل صاحب درویش قادیان ۲۱؍جنوری ۹۲ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز بعد نماز جمعہ مدرسہ احمدیہ کے احاطہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے نیز غمزدہ بیوہ کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (ادارہ)

تبلیغی و تربیتی مساعی

کلکتہ میں عظیم الشان جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام احمدیہ ہال کلکتہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۰؍ستمبر ۹۲ء کو منعقد کیا گیا۔ مشن ہاؤس، مسجد اور ہال کو قمقموں، درگسٹ کو بڑے بانیز کے ذریعہ سجایا گیا۔ دعوتی کارڈ اور مٹھائی کی تقسیم کا انتظام کیا گیا جلسہ کی صدارت کیلئے محترم ڈاکٹر عبد الغنی صاحب ڈی لٹ صدر شعبۂ اسلامک ہسٹری بنگال یونیورسٹی سے درخواست کی گئی۔ موصوف نے نہ صرف منظور فرمایا بلکہ دوسرے پروگراموں کو چھوڑ کر اس جلسہ میں شرکت کو ترجیح دی۔ آنموصوف ہندوستان گورنمنٹ کی طرف سے اسلامک ہسٹری کے عنوان پر اکثر بیرونی ممالک مثلاً روس اور دوسرے ممالک میں بھجوائے جاتے ہیں آپ نے قرآن مجید کا بنگالی ترجمہ کیا ہے جو ان علاقوں میں مقبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ آنمحترم احمدیت سے بہت متاثر ہیں ایک دن خاکسار اور محترم امیر صاحب کو بتایا کہ بعض پروفیسر مجھے کہنے لگے قادیانی کہتے ہیں کہ مسیح موعود نبی ہو گئے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں موصوف کہنے لگے کہ دیکھو دنیا کے حساب سے بھی یونیورسٹی کا بانی ایک ہی ہوا کرتا ہے لیکن یونیورسٹی چلانے کیلئے چانسلروں کی ضرورت ہوتی ہے جلسہ میں غیر احمدی معززین نے بھی شمولیت فرمائی۔ کلکتہ کے کثیر الاشاعت روزنامہ مشرق نے بڑے سائز کی فوٹو کیساتھ جلسہ کی تفصیلی خبر بھی شائع کی جلسہ کی کارروائی بعد نماز ... محترم نفیر احمد ... کی تلاوت ... شہزادہ ... صاحب کی نظم کے بعد مکرم میر احمد علی صاحب باقی و مکرم فیروز الدین صاحب انور اور مکرم انور احمد صاحب اور منظور عالم صاحب نے ... مکرم ریحان احمد صاحب نے عربی قصیدہ اور مکرم مظہر احمد صاحب باقی نے منظوم کلام پڑھا۔ آخر میں خاکسار و محترم ماسٹر عرفان علی صدر جلسہ سیرت ... پر تقاریر کیں اور آخر میں دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا اللہ تعالیٰ بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ آسام و بنگال)

لجنہ و ناصرات الاحمدیہ کرڈاپلی اڑیسہ کا مقامی اجتماع

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کرڈاپلی (اڑیسہ) کا مقامی اجتماع مورخہ ۲۱، ۲۲ اور ۲۳؍اکتوبر ۹۲ء کو منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں لجنہ و ناصرات نے حصہ لیا ۲۱؍۹۲ء کو بعد نماز ظہر پہلے ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع خاکسارہ صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید۔ ناصرات الاحمدیہ کا عہد نظم خوانی اور اجتماعی دعا کے بعد ناصرات الاحمدیہ معیار اول۔ دوم اور سوم کے تلاوت قرآن مجید، نظم خوانی، اور تقاریر کے مقابلے کئے گئے یہ اجلاس رات کے نو بجے تک جاری رہا

دوسرے روز بعد نماز ظہر لجنہ اماء اللہ کا اجتماع شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور عہد کے بعد لجنہ اماء اللہ معیار اول و دوم کے تقاریر اور مشترکہ طور پر تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے مقابلے کئے گئے ۲۳؍۹۲ء کو بعد نماز جمعہ لجنہ اماء اللہ کی حسن قراءت کا جائزہ لیا گیا اور آخری اجلاس بعد نماز مغرب و عشاء منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت شیخ روزایب صاحب نائب صدر اور معلم وقفِ جدید مکرم شمس الحق صاحب نے خطاب کیا

آخر میں خاکسارہ نے مختصر تقریر کی اور جملہ معاونین کا شکریہ ادا کیا آخر پر لجنہ اماء اللہ ناصرات الاحمدیہ کی نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی بہرات کو انعامات دیئے گئے اس کے علاوہ تمام ناصرات کو جنہوں نے مقابلہ جات میں حصہ لیا تھا انعام خصوصی دیئے گئے اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ❊

پاکستان میں جماعت احمدیہ پر مظالم کے متعلق

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ مطبوعہ ستمبر ۱۹۹۲ء

تلخیص و ترجمہ: مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

"ایمنسٹی انٹرنیشنل کو ان اطلاعات کے باعث تشویش ہے کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے ممبران پر صرف اس وجہ سے کہ وہ اپنے مذہبی اعتقادات پر پُر امن طریق سے کاربند ہیں فرد جرم عائد کرنے، مقدمے چلانے اور قید کی سزا دینے کا عمل جاری ہے۔ تعزیرات پاکستان میں حالیہ سالوں میں کی جا چکی ترامیم کے تحت احمدیوں کا اپنے عقیدہ کا اظہار کرنا، اس پر عمل کرنا اور اس کا پرچار کرنا فوجداری جرم ہے۔ ایسی قانون سازی جو مذہبی ضمیر کی بنا پر قید و سزا حتّٰی کہ سزائے موت کو لازم قرار دیتی ہے حقوق انسانی کے عالمی چارٹر کے آرٹیکل ۱۸ کی خلاف ورزی ہے۔ یہ ۱۹۸۱ء کے اقوام متحدہ کے اس اقرار نامہ کے بھی منافی ہے جو عدم رواداری کی تمام صورتوں اور عقیدہ کی بنا پر امتیاز برتنے کے خاتمہ سے متعلق ہے۔

درحقیقت اگست ۱۹۸۵ء میں اقلیتوں کو امتیازی سلوک کی روک تھام اور اقلیتوں کے تحفظ کے بارہ میں اقوام متحدہ کے سب کمیشن نے ایک قرارداد پاس کی تھی جس میں آرڈیننس ۲۰ کے متعلق زبردست تشویش کا اظہار کیا گیا تھا جس کی ظاہری حیثیت میں یہ آرڈیننس اشخاص کو آزادی کے حق، غور و فکر، اظہار خیال اور آزادی ضمیر و مذہب کے حق، مذہبی اقلیتوں کے اپنے مذاہب کے اعلان اور اس پر عمل کرنے کے حق اور موثر قانونی تحفظ کے حق کی پامالی کرتا ہے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل حکومت پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ احمدیوں کی مذہبی آزادی پر اثر انداز ہونے والے تمام قوانین کو واپس لے تاکہ انہیں ضمیر کے قیدی بننے یا آزادی مذہب کے حق کو استعمال کرنے کی طرح کے دوسرے حقوق انسانی کو پامالی کا شکار ہونے سے بچایا جائے۔

پس منظر — جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد نے انیسویں صدی کے آخر میں رکھی۔ احمدی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں لیکن قدامت پرست مسلمان انہیں کافر خیال کرتے ہیں کیونکہ وہ بانی سلسلہ کو مسیح موعود قرار دیتے ہیں۔ قدامت پسندوں کے نزدیک اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ احمدیوں کے نزدیک حضرت نبی کریم خاتم النبیین نہیں ہیں جبکہ احمدیوں کا موقف یہ ہے کہ ان کے عقیدہ سے حضرت نبی کریم کے مقام ختم نبوت سے انکار کا کوئی پہلو نہیں نکلتا کیونکہ حضرت مرزا غلام احمد نے شریعت کا کوئی (نیا) حکم نافذ کرنے کا دعویٰ نہیں کیا جو قرآن کریم میں کسی قسم کا اضافہ کر سکے یا اس کا قائم مقام اور متبادل بن سکے۔ حضرت مرزا غلام احمد اپنے آپ کو نبی کریم کا ظل سمجھتے ہیں اور اسلام کے انبیاء کو پیشرو قرار دیتے ہیں۔ ان اختلافات کے نتیجہ میں احمدیوں کو بعض اسلامی ممالک میں تفریق اور تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ۱۹۷۰ء کی دہائی کے درمیانی عرصہ میں سعودی عرب کے زیر اثر قائم کردہ عالمی مسلم لیگ نے دنیا بھر کی مسلمان حکومتوں سے احمدیوں کے خلاف کارروائی کرنے کی اپیل کی تھی۔ تب سے سعودی عرب میں احمدیوں پر پابندی عائد ہے۔

دنیا میں احمدیوں کی تعداد کا تخمینہ کوئی ایک کروڑ ہے جن میں سے ۳۰ لاکھ سے زائد اس وقت پاکستان میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کا مرکز ربوہ ہے جو پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع جھنگ میں واقع ہے۔

احمدیوں کو قید میں ڈالنے اور سزائے موت دینے کیلئے قانون سازی

۱۹۷۴ء میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے ایک آئینی ترمیم پیش کر کے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

صدر ضیاء نے ۵ رجولائی ۱۹۷۷ء کو ایک فوجی انقلاب کے ذریعہ جس نے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کا تختہ الٹ دیا، اقتدار سنبھال لیا۔

جماعت احمدیہ پر پابندی عائد کرنے کی وجہ سے صدر ضیاء کے متعلق بعض مبصرین کا یہ نظریہ ہے کہ وہ ان بنیاد پرست اسلامی جماعتوں کے دباؤ کے تحت یہ سب کچھ کر رہے تھے جن پر وہ اپنی حکومت کی حمایت کے لئے انحصار کرتے تھے۔ ۱۹۸۴ء کے اوائل میں بنیاد پرست علماء نے جیتے طور پر یہ اعلان کیا کہ اگر ۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء تک احمدیوں کے خلاف مزید کارروائی نہ کی گئی اور اگر احمدیوں کے خلاف ۱۹۷۴ء کے آئینی ترمیم کا سختی سے اطلاق نہ کیا گیا تو احمدی عبادت گاہوں پر دھاوا بول دیا جائے گا۔ اور جماعت کے اراکین کو تشدد کا نشانہ بنایا جائے گا۔ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو صدر ضیاء نے آرڈیننس ۲۰ مجریہ ۱۹۸۴ء کا اعلان کر دیا۔ اس آرڈیننس کے ذریعہ تعزیرات پاکستان میں ترمیم کر کے دفعہ بی ۲۹۸ اور سی ۲۹۸ نافذ کی گئیں ان کے تحت احمدیوں کے لئے یہ فوجداری جرم قرار دیا گیا کہ وہ خود کو مسلمان کہیں، اپنے نام یا خطاب استعمال کریں جو حضرت رسول کریم کی طرف منسوب ہوتے ہیں، مسلمانوں جیسی عبادت کریں یا اپنے عقیدہ کی تبلیغ کریں۔

احمدیہ جماعت کے اراکین کی طرف سے صدارتی حکم اور تعزیرات میں ترمیم کو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہونے کے لحاظ سے بذریعہ پیٹیشن فیڈرل شریعت کورٹ اور سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا دونوں درخواستیں مسترد ہو گئیں۔ ۱۹۸۶ء میں فوجداری قانون ترمیم ایکٹ ۱۹۸۶ء کے ذریعہ تعزیرات پاکستان میں مزید ترمیم کی گئی اور دفعہ سی ۲۹۵ کا اضافہ کیا گیا جس کے مطابق پیغمبر اسلام کے نام کی ہتک کرنے کے فوجداری جرم کی سزا موت یا عمر قید ہے۔ ۱۹۹۱ء میں تعزیرات پاکستان میں مزید ترمیم کی۔ پاکستان کی وفاقی کابینہ نے ۲۹ رجون ۱۹۹۱ء کو دفعہ سی ۲۹۵ میں ترمیم کرنے کا فیصلہ کیا جس کی رو سے عمر قید کی متبادل سزا کو ختم کر دیا گیا۔ اور اس ترمیم کے مطابق توہین رسالت کے فوجداری جرم کی سزا لازمی طور پر موت ہے

٭ قرار دی گئی۔ میاں نواز شریف کی حکومت نے احمدیوں کا اپنے آپ کو نبی کریم کی طرف منسوب کرنا شدت پسند مسلمانوں کے نزدیک رسول خدا کی توہین کرنا ہے۔

۷ رجولائی ۱۹۹۱ء کو صدر اسحٰق کے نافذ کردہ ۱۹۹۱ء کے آرڈیننس ۲۷ کے تعزیرات پاکستان میں ترمیم کر کے کسی گروہ کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کی زیادہ سے زیادہ سزا بڑھا کر دس سال کر دی گئی ہے۔

احمدیوں کے انسانی حقوق کی پامالی۔ عمومی صورت حال

تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۸ کے تحت احمدیوں پر اکثر فرد جرم عائد کی جاتی ہے اور سزائیں سنائی جاتی ہیں۔ نوائے وقت کی ۱۱ ستمبر ۱۹۹۰ء کی رپورٹ کے مطابق ستمبر ۱۹۹۰ء تک تقریباً ۲۰۰۰ احمدیوں پر آرڈیننس ۲۰ کے تحت مقدمے درج کئے گئے۔ تب سے احمدیوں کے کئی کیس جو اس آرڈیننس کے تحت عدالت میں پیش ہو کر سزا یافتہ ہوئے، ایمنسٹی انٹرنیشنل کے علم میں آئے ہیں۔

دفعات بی ۲۹۸ - سی ۲۹۸ اور سی ۲۹۵ کے تحت جن احمدیوں پر مقدمات چلائے گئے ان میں بیشتر کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا اور بعض اوقات انہیں عدالت میں پیش ہونے کے لئے کئی مہینوں اور بعض دفعہ کئی سالوں کے طویل عرصہ تک انتظار کرنا پڑا۔

۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۱ء میں احمدیوں کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی

ایسے کئی احمدیوں کے معاملات جن پر اپنے عقیدے پر پُر امن طریق سے عمل پیرا ہونے کے باعث مقدمات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) ۔ ایبٹ آباد جو شمال مغربی سرحدی صوبہ میں واقع ہے میں ۱۰ رجولائی ۱۹۹۰ء کو تقریباً ۱۵۵ احمدی نماز باجماعت کے لئے ایک نجی اقامت گاہ میں اکٹھے ہوئے۔ ایک مقامی اسلامی گروپ ختم نبوت یوتھ فورس نے مبینہ طور پر اس اجتماع کی رپورٹ ڈپٹی کمشنر ایبٹ آباد کو کر دی۔ اگلے روز پولیس نے نماز کے اس اجتماع کے بارہ شرکاء پر نماز ادا کرنے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی وجہ سے دفعہ سی ۲۹۸ کے تحت مقدمہ درج کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی قانون اور نظم و ضبط میں خلل اندازی کرنے کے باعث ان پر دفعہ ۱۶ اور

اور دفعہ ۱۰۸ کے تحت بھی فرد جرم عائد کی گئی باوجود اس حقیقت کے کہ ان کا نجی رہائش گاہ میں یہ اجتماع بادی النظر میں پر امن نوعیت کا تھا۔ اگلے چند ہفتوں میں ان میں سے پانچ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاری کے کوئی ساڑھے تین ماہ بعد اپریل ۱۹۹۰ء کے آخر میں انہیں ضمانت پر رہائی ملی۔

ایبٹ آباد کیس کے ایک ملزم کرامت اللہ کو جو ایک سن رسیدہ تاجر تھے کئی دوسرے احمدیوں کی طرح بار بار گرفتار کیا گیا اور خوف و ہراس میں مبتلا کیا گیا۔ اس سے پہلے انہیں جون ۱۹۸۴ء میں کچھ مسلمانوں کو السلام علیکم کہنے پر گرفتار کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں ضمانت منظور ہونے تک وہ ۲۶ر جون تک پولیس کی حراست میں رہے پھر مارچ ۱۹۸۵ء میں انہیں ایک شخص کے مذہبی اعتقادات کی عمداً و عناداً ہتک کرنے کے جرم میں مجسٹریٹ نے چھ ماہ کی قید مع جرمانہ سنائی۔ کئی دن جیل میں رہنے کے نتیجہ میں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

کرامت اللہ اور ان کے ایبٹ آباد کے ساتھیوں کے کیس وسط ۱۹۹۱ء تک سماعت کے لئے پیش نہیں کئے گئے حتی کہ کرامت اللہ کے وکیل نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کو اطلاع دی کہ کرامت اللہ اور دو دوسرے آدمی ۳۰ر جون ۱۹۹۱ء کو مشکوک حالات میں کار کے ایک حادثہ میں لقمہ اجل بن گئے۔

(ب)۔ نومبر کے آخر میں دو احمدی دوکاندار بھائیوں محمد حنیف اور محمد احسن میں سے ہر ایک کو صوبہ پنجاب کے شہر ملتان میں چھ سال قید اور بھاری جرمانہ کی سزا سنائی گئی۔ انہیں مبینہ طور پر اپنے عقیدہ کی تبلیغ کرنے کی وجہ سے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔ B اور دفعہ ۲۹۸۔ C کے تحت مجرم پایا گیا تھا۔

وسط دسمبر ۱۹۹۰ء میں ربوہ (پنجاب) کے دو دوکانداروں کو الگ الگ گاہکوں کو دینی کتب فروخت کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔ دونوں پر ۲۹۸۔C کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ کیونکہ احمدیہ عقیدہ سے متعلق کتابیں فروخت کرنے کو تبلیغ کرنا سمجھا جاتا ہے۔ اب دونوں ضمانت پر رہا ہیں۔

(ج)۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے علم میں آنے والا تازہ ترین کیس سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے چھ احمدی حضرات کا ہے جن پر دفعہ ۲۹۵۔ C اور ۲۹۸۔ C کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے اطلاع کے مطابق مقامی مولوی سلطان منیر کی تحریری شکایت پر پولیس پارٹی نے ۹ر جولائی ۱۹۹۱ء کو سمبڑیال میں مسجد احمدیہ (بیت الذکر) پر چھاپہ مار کر وہاں پر نماز کے لئے جمع ہونے والے احمدیوں سے پوچھ گچھ کی۔ ان پر الزام یہ تھا کہ انہوں نے دیواروں پر کلمہ شریف لکھا ہے اور اسی طرح مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ ملزمان نے اس امر سے انکار کیا کہ انہوں نے دوبارہ کلمہ لکھا ہے۔ لیکن یہ بیان کہ ۱۹۸۶ء میں تحریر کردہ کلمہ شریف کی عبارت پر پولیس نے رنگ پھیر دیا تھا اور حالیہ تیز بارشوں میں سفیدی اتر جانے سے کلمہ شریف کی عبارت دوبارہ نمایاں ہو گئی تھی۔

(د)۔ گزشتہ برسوں کی طرح ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۱ء میں بھی بہت سے احمدی حضرات سے متعلق رپورٹ ملی ہے کہ انہیں کلمہ شریف کے بیج لگانے، السلام علیکم کہنے اور عید کارڈوں پر مسلمانوں کی طرح کے کلمات استعمال کرنے کے جرم میں ملزم گردانا گیا اور ادقات سال کے لگ بھگ کی سزائے قید دی گئی۔ مثال کے طور پر رپورٹ کے مطابق ۱۰ر جنوری ۱۹۹۱ء کو پولیس نے منڈی بہاؤالدین کے ایک مقامی تاجر عبدالرشید کو اس جرم میں گرفتار کر لیا کہ انہوں نے اپنی ورکشاپ کے افتتاح کے موقع پر ایسے دعوت نامے تقسیم کئے تھے جن پر تہنیتی کلمات السلام علیکم اور انشاء اللہ درج تھے۔ اس پر دفعہ ۲۹۸۔ C کے تحت کیس درج کیا گیا۔ مقامی مجسٹریٹ نے ضمانت لینے سے انکار کر دیا۔ اور سیشن جج کے ضمانت منظور کرنے تک عبدالرشید کو نو دس روز کے لئے پولیس کی حراست میں رہنا پڑا۔

یوں بھی ہوا کہ بعض اوقات افراد کی بجائے پوری احمدیہ جماعت کے خلاف مقدمات درج کر لئے گئے رپورٹ کے مطابق دسمبر ۱۹۸۹ء میں پولیس نے ربوہ کے قریباً پچیس ہزار کی پوری آبادی کے خلاف اپنے عقیدہ کے مطابق کاربند ہونے پر ایف۔ آئی۔ آر درج کر لی۔

احمدیوں پر حملوں اور خوف و ہراس کی دوسری صورتیں ۱۹۸۴ء میں احمدیوں کے خلاف قانون منظور ہونے سے پہلے بھی اراکین جماعت کو تفریق کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔ جیسے ملازمت اور تعلیمی سہولتوں کے سلسلے میں، احمدی مساجد پر غیر احمدیوں کی طرف سے اکثر حملے ہوتے تھے اور ان مساجد کی دیواروں پر تحریر شدہ قرآنی آیات پر رنگ پھیر دیا جاتا تھا۔ اور احمدیوں کی نمازوں میں خلل ڈالا جاتا تھا۔

۱۹۸۴ء کے آرڈیننس ۲۰ کے نفاذ نے پاکستان میں ایسی فضاء کو مزید گھمبیر بنا دیا ہے۔ جس سے احمدیہ جماعت کے اراکین مختلف قسم کے حملوں اور خوف و ہراس کا مزید نشانہ بننے لگے ہیں۔ احمدیوں کی مساجد کی بے حرمتی اور نجی گھروں پر حملے آئے دن کا سانحہ بن گئے ہیں۔ اس قسم کی ایک تازہ یورش ۲۰ر اگست ۱۹۹۰ء کو اورنگی ٹاؤن کراچی میں ہوئی۔ بتایا جاتا ہے کہ احمدیہ مسجد کو تباہ کر دیا گیا اور قریبی مربی ہاؤس کو آگ لگا دی گئی۔

جلسہ سالانہ پر ۱۹۸۴ء سے پابندی عائد ہے۔ اگر احمدی اخباروں اور رسالوں میں شائع ہونے والے مضامین کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ وہ قدامت پرست مسلمانوں کے جذبات کو انگیخت کرنے والے ہیں تو اکثر اوقات ان کی اشاعت پر پابندی عائد کر دی جاتی ہے۔ ۱۹۹۰ء میں احمدیہ روزنامہ "الفضل" کو اور رسائل "مصباح" "تحریک جدید" (اور "خالد" مدیر) "تشحیذ الاذہان" اور "انصار اللہ" کی اشاعت مختلف مدت کے لئے ممنوع قرار دی گئی۔

معلوم ہوتا ہے قانون نافذ کرنے والے حکام ان احمدیوں کو مناسب تحفظ اور تلافی مہیا نہیں کرتے جنہیں غیر احمدیوں کی طرف سے دھاوے یا حملے یا اشتعال کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اپریل ۱۹۸۹ء میں پنجاب کے شہر ننکانہ صاحب میں بسنے والے احمدیوں پر غیر احمدیوں کا ایک جتھہ حملہ آور ہوا۔ اور انہوں نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ان کے گھروں اور املاک کو نذر آتش کر دیا اگرچہ اطلاع کے مطابق پولیس نے ۲۰ افراد کو گرفتار کر لیا لیکن کہا جاتا ہے کہ انہیں اگلے روز ہی رہا کر دیا گیا۔ صوبہ پنجاب میں چک سکندر کے مقام پر ۱۶ر جولائی ۱۹۸۹ء کو اسی قسم کا حملہ بولا گیا جس کے نتیجہ میں تین احمدی اور ایک غیر احمدی جاں بحق ہو گئے اور احمدیوں کی بہت سی املاک تباہ ہو گئیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے علم کے مطابق پنجاب گورنمنٹ نے چک سکندر میں قتل و غارت اور مقامی پولیس کی احمدیہ جماعت کی حفاظت میں ناکامی سے متعلق کوئی تفتیش نہیں کی۔

احمدیہ جماعت کے ترجمان نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کو یہ بھی بتایا کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا شکار ہونے والے احمدی عام طور پر حکام کے پاس مقدمات درج ہی نہیں کراتے کیونکہ انصاف کے حصول کی امید نہیں ہوتی یا اس لئے کہ انہیں پاکستان میں مسلم اکثریت کی طرف سے جوابی کارروائی کا خوف دامنگیر رہتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے انسانی حقوق سے متعلق ایمنسٹی انٹرنیشنل کی تشویش

ایمنسٹی انٹرنیشنل کو اس بات پر تشویش ہے کہ پاکستان میں افزوں تر سخت قوانین کے تحت جماعت احمدیہ کے افراد کو محض مذہبی آزادی کا حق استعمال کرنے پر جس میں دوسروں کے سامنے انفرادی یا اجتماعی طور پر اپنے دین کا اظہار کرنے کا حق بھی شامل ہے، قید میں ڈالا جا سکتا ہے۔ [illegible] موت بھی دی جا سکتی ہے۔

آرڈیننس ۲۰ کے قوانین کے مطابق مذہبی عقیدہ کی بنا پر قید کی سزا روا رکھی گئی ہے جو کہ انسانی حقوق کے عالمی اقرار نامہ کی دفعہ ۱۸ کے تحت دیئے گئے اظہار مذہب کی آزادی کے حق کی خلاف ورزی ہے۔ اس دفعہ (۱۸) کے مطابق "ہر شخص کو آزادی فکر آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کا حق حاصل ہے۔ اس حق میں اسے اپنے مذہب یا عقیدہ کو بدلنے کی آزادی بھی شامل ہے اور اس حق میں یہ آزادی بھی شامل ہے کہ وہ شخص اکیلے طور پر یا دوسروں کے ساتھ مل کر کھلم کھلا یا پوشیدہ طور پر اپنے مذہب اور عقیدہ کو تدریس عمل، عبادت اور تقریب کے رنگ میں آشکار کرے۔

(یہ آرڈیننس ۲۰ اقوام متحدہ کے اس اقرار نامہ کے بھی خلاف ہے جو نا روا داری اور مذہب اور عقیدہ کی بناء پر امتیاز برتنے کی تمام صورتوں کے خاتمہ کے بارہ میں ہے اور جس کا وعدہ جنرل اسمبلی نے نومبر ۱۹۸۱ء میں کیا تھا۔ درحقیقت اگست ۱۹۸۵ء میں اقوام متحدہ کے تفریق کی روک تھام اور اقلیتوں کے تحفظ کے سب کمیشن نے ایک قرارداد پاس کی تھی جس میں آرڈیننس

۲۰ پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا اور ان کی منسوخی کی اپیل کی گئی۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کو اس بات پر تشویش ہے کہ اس وقت بہت سے احمدی فقط اپنے مذہب کی آزادی کے حق کو استعمال کرنے کی وجہ سے قید میں ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل ان لوگوں کو ضمیر کے قیدی تصور کرتا ہے یعنی ایسے مرد اور عورتیں جن کو قید سے رنگ، جنس، نسل و نسب، زبان اور مذہب کی وجہ سے قید میں ڈالا جاتا ہے۔ جبکہ انہوں نے نہ تشدد کا استعمال کیا اور نہ ہی اس کی حمایت کی۔

جماعت احمدیہ کے بہت سے افراد ضمانت پر رہا ہیں لیکن ان کے خلاف فوجداری مقدمات زیر سماعت ہیں۔ اگر انہیں مجرم قرار دے دیا گیا تو وہ ضمیر کے قیدی بن جائیں گے۔

مذہبی تنازع کی صورت میں اقلیت کے بنیادی حقوق کی نگہداشت کرنا حکام کی ذمہ داری بن جاتی ہے جس میں کسی شخص کی آزادی اور سلامتی کا حق بھی شامل ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کو اس بات پر تشویش ہے کہ پاکستانی حکام نے ان حقوق کی حفاظت اور اکثریت کی طرف سے حملے کی صورت میں موزوں تلافی کے لیے ہمیشہ مؤثر اقدامات نہیں کئے گئے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کو اس بات پر بھی تشویش ہے کہ پاکستان میں احمدیہ جماعت کے افراد کے اظہار خیال کی آزادی اور آپس میں میل جول کی آزادی کا مؤثر طور پر تحفظ نہیں کیا گیا۔

حکومت پاکستان کے لئے سفارشات

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے احمدیوں کے انسانی حقوق کی پامالی سے متعلق اپنی تشویش کا اظہار پاکستان میں اقتدار میں آنے والی یکے بعد دیگرے حکومتوں کے سامنے کیا ہے۔ ۱۹۸۵ء اور ۱۹۸۶ء میں اس ادارے نے احمدیوں کو مارشل لاء عدالتوں کی طرف سے ملنے والی سزاؤں پر اپنی توجہ مرکوز رکھی۔ یہ سزائیں ایسی سماعتوں کے بعد دی جاتی تھیں جن میں زبردست بے ضابطگیاں پائی جاتی تھیں۔ جولائی اگست ۱۹۸۹ء میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ایک وفد نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے اعلیٰ افسران سے ملاقات اور انہیں احمدیوں کے انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزی سے متعلق ایمنسٹی انٹرنیشنل کی تشویش سے آگاہ کیا۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے پاکستان میں یکے بعد دیگرے اقتدار میں آنے والی حکومتوں پر زور دیا ہے کہ وہ سزائے موت کو منسوخ کرنے پر غور کریں اور اس ضمن میں پہلے اقدام کے طور پر سزائے موت کی ذیل میں آنے والے جرائم کی تعداد میں کمی کریں۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل حکومت پاکستان پر زور دیتا ہے کہ:

- تمام ضمیر کے قیدی احمدیوں کو غیر مشروط اور فوری طور پر رہا کر دیا جائے۔
- ان دفعات کے تحت احمدیوں پر چلائے جانے والے مقدمات کو خارج کیا جائے جن سے احمدیوں کے مذہبی آزادی کے حق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ C میں ترمیم کے فیصلہ پر نظر ثانی کی جائے۔
- ان سب قوانین کو واپس لیا جائے جو مذہب کی آزادی پر اثر انداز ہوتے ہیں جیسا کہ ان کے (یعنی احمدیوں کے عقیدہ کے اظہار، اس پر عمل کرنے اور اس کی تشہیر کرنے کی آزادی اور میل جول کی آزادی سے متعلق قوانین۔
- ایسے موجود قوانین کا زیادہ سختی سے نفاذ کیا جائے جو کسی شخص کی آزادی اور سلامتی کے حق کا تحفظ کرتے ہیں۔ خاص طور پر پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کے اس قسم کے حق کا۔
- ۱۹۸۹ء میں ننکانہ صاحب اور چک سکندر میں ہونے والی قتل و غارت سے متعلق غیر جانبدارانہ انکوائری قائم کی جائے اور ایسی انکوائری کی کھوج کو منظر عام پر لایا جائے اور اس قتل و غارت کے ذمہ دار اشخاص کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ چلایا جائے اور ان کو سزا دی جائے۔
- حقوق انسانی کے عالمی معیار کو اپنایا جائے یعنی ناروا داری اور مذہب اور عقیدہ پر مبنی تفریق کی تمام صورتوں کا مکمل طور پر خاتمہ۔

اے احمدی مسافر

اے احمدی مسافر پاس اپنے زاد رکھنا — منزل بہت کٹھن ہے اللہ کو یاد رکھنا
ابلیس نے جہاں کو گمراہ کر رکھا ہے — تم راہ نہ بھولنا۔ یاد رکاب رکھنا
دار العمل ہے دنیا۔ روزِ جزا ہے آخر — کوتاہیوں کا اپنی حاضر جواب رکھنا
یہ ہاتھ پاؤں۔ اعضاء دینگے تیرے گواہی — مشکل ہے کیا خدایا پھر تیرا حساب رکھنا
ہے یہ سراب دنیا۔ اور ہے بلا یہ دلدل — دھنس جاؤ گے تم اس میں پاؤں شتاب رکھنا
ہے یہ سرائے فانی۔ ہر شے ہے آنی جانی — راہ عدم کے راہی۔ فکرِ معاد رکھنا
بدیوں سے کرنا نفرت اور نیکیوں سے الفت — صدق و سداد رکھنا۔ پاک اعتقاد رکھنا
زندہ رہے جو سنت ہے میرے مصطفیٰ کی — یہ ماہتاب روشن۔ یہ آفتاب رکھنا
جتنے تھے دشمنِ جاں کی سب کی جان بخشی — تھے رحمتِ مجسم۔ تم ان کی لاج رکھنا
تاریکیوں کا پردہ۔ ہر چار سو ہے چھایا — سینہ میں اپنے روشن قرآں کا نور رکھنا
مدہوش ہے نشہ میں۔ سوئی پڑی ہے دنیا — تم ہاتھ میں ہمیشہ جامِ طہور رکھنا
مایوس اُس کے در سے لوٹا نہیں ہے کوئی — کشکول اپنا خالی۔ اُس کے حضور رکھنا

اللہ تیری رحمت۔ حاوی ہے سب جہاں پر
تو بن حساب مجھ کو اپنے غفور رکھنا

(چوہدری عنایت اللہ احمدی حال لندن سابق مبلغ مشرقی افریقہ)

منقولات بلا تبصرہ

بنگلہ دیش میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کیلئے حکومت پر دباؤ

قادیانیوں کی مسجد اور لائبریری پر حملہ کرنے کیلئے جماعت اسلامی اور اس کی طلبہ تنظیم کی پرزور مذمت

ڈھاکہ ۱۳ / نومبر یہاں کے قادیانیوں کو اس بات کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے کہ بنیاد پرست سنّی مسلم سیاسی جماعتوں کے دباؤ میں آکر حکومت بنگلہ دیش انہیں غیر مسلم قرار دے سکتی ہے۔ اس خدشہ کے زیادہ بڑھ جانے کی وجہ وہ حالیہ حملہ ہے جو کہ مبینہ طور پر جماعت اسلامی اور اس کی طلبہ شاخ چھاترا شیبر نے ان کی مسجد لائبریری اور ڈورمیٹری پر کیا۔ قادیانیوں کے اس مذہبی کمپلکس پر ۵۰۰ کا ہجوم منظم منصوبہ کے تحت گھس گیا۔ اور اس کے نتیجہ میں ۱۵۰ افراد مجروح ہو گئے۔

یہ بات یہاں مشہور ہے کہ جماعت اسلامی سے قادیانیوں پر جبر کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے احمدیہ فرقہ کے لوگوں کا کہنا ہے کہ ملک میں جماعت اسلامی کی مقبولیت کم ہوتی جا رہی ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس کے امیر غلام اعظم پر مقدمہ چلانے کا عوامی مطالبہ بڑھتا جا رہا ہے۔ بنگلہ دیش میں قادیانیوں کے رہنما مولانا مصطفےٰ نے ملک میں بڑھ جانے والی مذہبی بنیاد پرستی پر سخت تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ اس سے ملک کا کوئی بھلا نہیں ہوگا۔ اگر اسے بڑھنے دیا گیا تو پھر اس سے سیاسی حلقوں کو فائدہ پہنچے گا۔ اس فرقہ کے لیڈروں نے اس بات پر سخت ناخوشی کا اظہار کیا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لیے حکومت پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق یہ حرکت خود ہی غیر اسلامی ہے۔ سنّیوں اور قادیانیوں کے اختلافات کو واضح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلام کے بنیادی باتوں کے سلسلہ میں دونوں میں کوئی اختلاف نہیں ہم بھی حضرت محمدؐ کے ماننے والے ہیں اور سنت پر عمل کرتے ہیں ہم بھی یہ مانتے ہیں کہ حضرت محمدؐ آخری نبی تھے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہمارے عقیدے کے مطابق امام مہدی پیغمبر بن کر اور حضرت محمدؐ کے پیروکار بن کر اس دنیا میں ظاہر ہوں گے۔ ان لیڈروں کے مطابق دنیا کے دو کروڑ قادیانیوں میں سے ایک لاکھ صرف بنگلہ دیش میں رہتے ہیں۔

اپوزیشن عوامی لیگ کی لیڈر شیخ حسینہ واجد نے کہا کہ اس حملہ کی ذمہ دار جماعت اسلامی اور اس کی طلبہ شاخ ہے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ آزادی کے دوران اسی آزادی مخالف جماعت نے بہت ساری مسجدوں کو جلایا اور برباد کیا تھا۔ مسجدوں پر ان کے حملہ اور قرآن مجید کو جلانا ثابت کرتا ہے کہ وہ صحیح معنوں میں اسلام پر ایمان نہیں رکھتے۔ وہ سیاست کے لئے مذہب کا استعمال کرتی ہے اور لوگوں کو گمراہ کرتی ہے لیکن جماعت کے سیکریٹری جنرل نے اس الزام کی سختی سے تردید کی ہے۔ ... کا الزام بے سروپا اور غلط ہے۔ (آزاد ہند کلکتہ ۱۴ / نومبر ۹۲ء)

مسکت و مدلل جوابات

قسط نمبر ۱۹

راہِ ہدیٰ

تحریر: ایم۔ کے خالد

دیوبندی عالم محمد یوسف صاحب لدھیانوی کے رسالہ "قادیانیوں کو دعوت اسلام" کے جواب میں۔

عقیدہ نمبر ۹

تین ہزار اور تین لاکھ کا فرق

اس عنوان کے تحت لدھیانوی صاحب نے دو اقتباس درج کئے ہیں "تین ہزار معجزات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۳)

"میری تائید میں اس خدا نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ .... اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔"

(کتابچہ لدھیانوی صاحب ص۲۶) (حقیقۃ الوحی ص۶۷)

معزز قارئین! یہ دونوں باتیں مرزا صاحب نے کسی ایک کتاب میں اکٹھی ایک جگہ بیان نہیں کیں تا یہ کہا جا سکے کہ مرزا صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موازنہ کر کے اپنے آپ کو افضل ثابت کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ دو متفرق کتابوں سے علیحدہ علیحدہ فقرے اُچک کر ان دونوں کو اوپر نیچے درج کر کے اس کے اوپر اپنی مرضی کا عنوان لگا کر یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ گویا مرزا صاحب نے اس معاملہ میں اپنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا موازنہ کر کے اپنی افضلیت کو ثابت کیا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

دو مختلف کتابوں سے یہ دونوں الگ الگ عبارتیں مولوی صاحب اس طرح پیش کرتے ہیں جس طرح نعوذ باللہ مرزا صاحب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر اپنے معجزات کی تعداد بڑھا چڑھا کر پیش کر رہے ہیں اور اس طرح سخت گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں اس اعتراض کا بارہا پہلے جواب دیا جا چکا ہے۔ جو شخص اپنے وجود کو اور اپنی تمام کرامات کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعجاز کا ایک قطرہ قرار دے اس کے متعلق اس قسم کی زبان درازیاں کیا کسی شریف النفس کو زیب دیتی ہیں۔؟

دیکھئے کہ جب حضرت مرزا صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا موازنہ کرتے ہیں تو کس رنگ میں کرتے ہیں فرمایا

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمد است

آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفان کو ایک سمندر قرار دیتے ہیں اور اپنے جاری شدہ چشمہ کو اس سمندر کا محض ایک قطرہ قرار دیتے ہیں۔ معلوم نہیں مولوی صاحب کیوں مرزا صاحب کے ایسے اعترافات کو چھپاتے ہیں جن سے اصل حقیقتِ حال روشن ہوتی ہے۔ دوسری چالاکی مولوی صاحب کی یہ ہے کہ معجزے کے مقابل کے نشانات کے لفظ کو اس طرح بیان کیا جیسے ایک ہی بات ہے امر واقعہ یہ ہے کہ ایک معجزہ لکھوکھا بلکہ اَن گنت نشانات پر مشتمل ہو سکتا ہے چنانچہ دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں کی حقیقت۔ اور معجزات صرف تعداد کے لحاظ سے نہیں جانچے جاتے بلکہ اپنی کیفیت اور کمیت کی بنا پر جانچے جاتے ہیں مثلاً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں۔ ایک معجزہ قرآن ہے جو فی ذاتہ ایک ہونے کے باوجود ہزاروں آیات پر مشتمل ہے یعنی نشانات ہی نہیں بلکہ ایسی ہزار ہا آیات ہیں جو ان گنت مزید نشانات پر مشتمل ہیں اور ایسا عجیب اعجاز ہے کہ خود قرآن کی زبان میں آیت لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا (کہف آیت نمبر ۱۱۰)[1] کی صورت میں پیش ہے۔

پس قرآن کے معارف اور قرآن کے نشانات لامحدود اور ان گنت ہیں اور یہ ایک معجزہ ہے جو تمام انبیاء کے معجزات پر حاوی اور ان سے بڑا ہے۔

پس مرزا صاحب نے جہاں اپنے نشان بیان فرمائے ہیں وہاں نہ مرزا صاحب کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے موازنہ تھا نہ ایسا تصور کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً

[1] ترجمہ:۔ اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لکھنے کیلئے روشنائی بن جاتا تو میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے ہر ایک سمندر کا پانی ختم ہو جاتا گو اسے زیادہ کرنے کیلئے ہم اتنا ہی اور پانی سمندر میں ڈالتے

مرزا صاحب ان نشانات میں ان متبعین کو بھی شامل رکھتے ہیں جنہوں نے خدا سے روشنی پا کر آپ کو قبول کیا اور بھی رؤیا و کشوف دیکھے۔

ایسے نشانات کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر رکھنے کا تصور کوئی بہت ہی ٹیڑھی سوچ والا مولوی ہی کر سکتا ہے ورنہ ایک حقیقت پسند انسان ہرگز اس کو محلِ اعتراض نہیں سمجھے گا۔

پس اگر ایسے نشانات کی گنتی کو شامل کرنا ہے تو حضرت مرزا صاحب کے نزدیک آغازِ اسلام کے بعد جتنے بزرگ اولیاء پیدا ہوئے اور جن غلامانِ محمدؐ میں آپ بھی شامل ہیں وہ تمام کے تمام خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہیں۔ یہی عقیدہ جماعت احمدیہ کا ہے اور رہے گا۔ لیکن ظاہر پرست ملاّں پھر بھی ان کر حملوں سے باز نہیں آئیں گے۔ پہلے انہوں نے کب کسی عارف باللہ، بزرگ اور ولی اللہ کو چھوڑا تھا جواب چھوڑ دیں گے۔

اب ہم حضرت مرزا صاحب کے اپنے الفاظ میں اس مضمون پر ایک ایسی عبارت پیش کرتے ہیں جس کے بعد معمولی خوف خدا رکھنے والا اور انصاف کی قدر کرنے والا شخص بھی ان حملہ آور مولویوں کی کجروی اور بدنیتی پر تف کرے گا کہ دیکھو یہ عالم دین بھی بنتا ہے اور کس طرح جانتے بوجھتے ہوئے ایک برگزیدہ انسان کی طرف سراسر جھوٹے اور غلط معنی منسوب کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تو چاروں طرف سے چمک رہے ہیں۔ وہ کیونکر چھپ سکتے ہیں۔ صرف وہ معجزات جو صحابہؓ کی شہادتوں سے ثابت ہیں وہ تین ہزار معجزہ ہے اور پیشگوئیاں تو دس ہزار سے بھی زیادہ ہوں گی جو اپنے وقتوں پر پوری ہو گئیں اور ہوتی جاتی ہیں۔ ماسوائے اس کے بعض معجزات اور پیشگوئیاں قرآن شریف کی ایسی ہیں کہ ہمارے لئے بھی اس زمانہ میں محسوس و مشہود کا حکم رکھتی ہیں۔ اور کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔"

(تصدیق النبی ص۲ شائع کردہ فخرالدین ملتانی)

حقیقۃ الوحی کا لدھیانوی صاحب نے حوالہ دیا ہے اسی کتاب میں مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

"کسی نبی سے اس قدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے جس قدر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات ان کے مرنے کے ساتھ ہی مر گئے مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اب تک ظہور میں آ رہے ہیں۔ اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۳۵ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص۴۶۹)

قارئین کرام! یہی طریق گذشتہ اولیاء اللہ کا تھا کہ وہ اپنی کرامات کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ قرار دیا کرتے تھے جیسے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"کرامات اولیاء سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہیں۔"

(کشف المحجوب مترجم اردو ص۲۵۷ شائع کردہ برکت علی اینڈ سنز علمی پریس)

عقیدہ نمبر ۱۰

ذہنی ارتقاء

اس عنوان کے نیچے لدھیانوی صاحب نے ایک احمدی ڈاکٹر شاہنواز صاحب کے مضمون کا ایک اقتباس درج کیا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ "حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے" (صفحہ ۲۶)

ہم اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ڈاکٹر شاہنواز صاحب کا یہ فقرہ جماعت احمدیہ کے خلاف بطور اعتراض پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جماعت احمدیہ کا ہرگز اس فقرہ سے کوئی تعلق نہیں۔ جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ عنہ نے اخبار الفضل قادیان ۱۹ اگست ۱۹۳۴ء کے ص۵ پر اس کی تردید کی ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۱

معاملہ صاف

اس عنوان کے نیچے لدھیانوی صاحب نے کلمۃ الفصل ص۱۴۷ کا وہی اقتباس درج کیا ہے جو فصل سوم کے "عقیدہ نمبر ۱۹" کے تحت درج کیا تھا جس میں یہ بیان ہے کہ بانیٔ جماعت احمدیہ کا انکار کرنے والے کافر ہیں اور یہی اعتراض لدھیانوی صاحب نے فصل دوم کے "عقیدہ نمبر ۲" کے تحت بھی کیا ہے لدھیانوی صاحب اپنی کتاب کے اعتراضات کی گنتی بڑھانے کے لئے اعتراضات کو بار بار دہراتے ہیں اور ان پر نئے نمبر کا عنوان لگا دیتے ہیں۔ ہم اس پر مفصل گفتگو فصل دوم کے عقیدہ نمبر ۲ کے تحت کر چکے ہیں۔ اسے اب یہاں دہرانا مناسب نہیں قارئین کرام وہاں سے دوبارہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۲

آگے سے بڑھ کر

اس عنوان کے تحت لدھیانوی صاحب نے ایک احمدی مکرم قاضی اکمل صاحب کی ایک نظم کے دو شعر درج کئے ہیں جو اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء کے حوالہ سے لئے گئے ہیں (ص۲۷)

یہ بھی وہ اشعار ہیں جو جماعت احمدیہ کے عقائد سے ہرگز تعلق نہیں رکھتے نہ ہی یہ شاعر جماعت کی طرف سے مجاز سمجھے جا سکتے ہیں کہ وہ جماعتی مسلک کو بیان کریں۔ لیکن صرف یہی بات نہیں اگر اس طرح ہر کس و ناکس کے خیالات پر فرقوں اور قوموں کو پکڑا جائے تو پھر تو دنیا میں کسی قوم اور فرقے کا امن قائم نہیں رہ سکتا اب غور سے سن لیں جناب مولوی صاحب! اگر اکمل صاحب یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ شخص جو قادیان میں بروز محمد کے طور پر ظاہر ہوا وہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی شان میں بڑھ کر تھا جو مکہ میں پیدا ہوا تو ہرگز یہ عقیدہ نہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے نہ کوئی شریف النفس جو حضرت مرزا صاحب کی تحریرات سے واقف ہو اسے احمدیت کی طرف منسوب کر سکتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب تو زندگی بھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اس طرح عجز سے بچھے رہے جس طرح قدموں کے نیچے راہ بچھی ہوتی ہے کہ آپ نے اپنے سینہ اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے کوچے کی خاک کے برابر قرار دیا ہے دیکھیے کس طرح والہانہ عشق کے ساتھ گویا ہیں۔ ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

اب سنیئے اکمل صاحب کے ان اشعار کی بات کہ واقعہ کیا ہوا تھا اور اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ درحقیقت شاعر اپنی شعری دنیا میں بسا اوقات ایسی باتیں بیان کر جاتا ہے جو دراصل اس کے مافی الضمیر کو پوری طرح بیان نہیں کر پاتیں اور بارہا ایسا ہوا ہے کہ بعض اوقات شاعر کو خود اپنے شعروں کی وضاحت کرنی پڑتی ہے ان اشعار سے بھی جو غلط تأثر پیدا ہوتا ہے وہ غلط تأثر یقیناً ہر احمدی کے لئے جس نے یہ پڑھا سخت تکلیف کا موجب بنا جب شاعر سے اس بارہ میں جواب طلبیاں ہوئیں اور مختلف احمدی قارئین نے ان اشعار کی طرز پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو ان صاحب نے ان اشعار کا جو مضمون خود پیش کیا وہ حسب ذیل تھا۔

”مندرجہ بالا شعر دربار مصطفوی میں عقیدت کا شعر ہے۔ اور خدا جو علیم بذات الصدور ہے شاہد ہے کہ میرے واہمہ نے بھی کبھی اس جاہ و جلال کے نبی حضرت ختمیت مآب کے مقابل پر کسی شخصیت کو تجویز نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ یہ بات میرے خیال تک میں نہ آئی کہ میں یہ شعر (آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں) کہہ کر حضرت افضل الرسلؐ کے مقابل میں کسی کو لا رہا ہوں۔ بلکہ میں نے تو یہ کہا کہ محمد مصطفےٰ کا نزول ہوا یعنی بعثت ثانیہ اور یہ تمام احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ نہ تو تناسخ صحیح ہے نہ دوسرے جسم میں روح کا حلول۔ بلکہ نزول سے مراد اس کی روحانیت کا ظہور ہے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ہر آنے والے زمانے میں تیری شان پہلے سے زیادہ نمایاں اور افزوں ہوگی۔ بوجہ مدد و شریعہ اور اعمال حسنہ امت محمدیہ جن کا ثواب جیسا کہ عمل کرنے والے کے نام لکھا جاتا ہے۔ ویسا ہی محرک و معلم کے نام بھی۔ اس لئے کچھ شک نہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان ہر وقت بڑھ رہی ہے اور بڑھتی رہے گی اور خدا کے وسیع خزانوں میں کسی چیز کی کمی نہیں۔ پس میں نے صرف یہی کہا کہ سیدنا محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکات و فیوض کا نزول پھر ہو رہا ہے اور آپ کے اترنے سے یہی مراد ہو سکتی ہے۔ اور آپکی شان پہلے سے بھی بڑھ کر ظاہر ہو رہی ہے۔ اس شعر میں کسی دوسرے وجود کا مطلق ذکر نہیں بلکہ اس نظم میں آخری شعر یہ ہے

غلام احمدِ مختار ہو کر
یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہاں میں

یعنی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو رتبہ مسیح موعود ہونے کا پایا ہے وہ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ کی غلامی کی طفیل اور ان کی اتباع کا نتیجہ ہے۔“

(الفضل ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء)

ظاہر ہے کہ یہ مفہوم قابل اعتراض نہیں۔

اگر پھر بھی کوئی کہے کہ یہ مفہوم بعد میں شاعر نے بنا لیا ہے اور دراصل اس کا اصل مفہوم وہی تھا جو بظاہر دکھائی دیتا ہے اور جس پر لدھیانوی صاحب نے حملہ کیا ہے تو بے شک ایسا سمجھے مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ شاعر نے خود جو تشریح پیش کی ہو وہی دراصل اہل علم کے نزدیک قابل قبول ہوا کرتی ہے اور اگر یہ بات بھی کوئی تسلیم نہیں کرتا تو اکمل صاحب کی طرف گستاخی منسوب کر کے ان پر بے شک لعن طعن کرے لیکن ہرگز ان کی طرف منسوب شدہ گستاخی کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرنے کا اسے حق نہیں۔ ہم پھر ایک بار یہ اعلان کرتے ہیں کہ اگر لدھیانوی صاحب کے اخذ کئے ہوئے معانی درست ہیں تو یقیناً یہ شعر لعنت اور ملامت کا سزاوار ہے لیکن احمدیت ہرگز اس لعنت کا نشانہ نہیں بن سکتی۔

عقیدہ نمبر ۱۳
مصطفیٰ مرزا

اس عنوان کے تحت لدھیانوی صاحب نے کسی احمدی شاعر کی نظم کے مندرجہ ذیل تین اشعار درج کئے ہیں۔

صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدر الدجیٰ بن کے آیا
محمدؐ پئے چارہ سازی امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا

(صفحہ ۲۸)

یہ اعتراض بھی محض نمبر شماری ہے ظاہر ہے کہ اس قسم کے تمام اعتراضات کے جوابات گذشتہ اوراق میں گذر چکے ہیں لہٰذا مہربانی فرما کر قارئین ان جوابات کا دوبارہ مطالعہ کریں تو انہیں سمجھ آ جائے گی کہ جس طرح گذشتہ اولیاء امام مہدی کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ظل اور آپ کی بعثت ثانیہ قرار دینے میں ہرگز کسی گستاخی کے مرتکب نہیں ہوئے تھے بلکہ ہمیشہ ہی پیش نظر رہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو خادم بھی آپ کی نمائندگی کرے گا۔ وہ آپ ہی کے جلوؤں کو منعکس کرے گا اور آپ کے فیض سے فیض یاب ہوگا اور آپ کے ہی حسن سے حسن یافتہ ہوگا پس یہ معنے صلحائے امت میں پہلے بھی مقبول رہے اور آج بھی مقبول ہیں ایک سطحی عقل رکھنے والے مولوی کو اگر یہ سمجھ نہیں آئے اور اسے گستاخی تصور کرتا ہے تو پھر اپنے حملوں کا آغاز ان بزرگوں سے کرے۔ مثلاً حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں

هذا وجود جدی محمد صلے اللہ علیہ وسلم لا وجود عبد القادر۔

یہ میرا وجود عبدالقادر کا نہیں ہے۔ بلکہ میرے دادا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وجود ہے۔

(گلدستہ کرامات مؤلفہ مفتی غلام سرور صاحب مطبوعہ افتخار دہلوی صفحہ ۸)

نیز حضرت امام عبدالرزاق قاشانیؒ فرماتے ہیں باطنہ باطن محمد

امام مہدی کا باطن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہوگا۔

(شرح فصوص الحکم صفحہ ۳۵)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔

نسخة منتسخة منه

امام مہدی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تصویر TRUE COPY ہوگا

(الخیر الکثیر صفحہ ۷۲ از حضرت شاہ ولی اللہ مدینہ پریس بجنور)

اس حملہ کے بعد پھر یہ تو کسی احمدی شاعر پر حملہ ہوتا رہے ہمیں تنگ نہیں ان سب باتوں کے باوجود یہ حقیقت باقی رہے گی کہ حضرت مرزا صاحب کے تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ احمدی مرزا صاحب کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل رکھنا کفر سمجھتے ہیں اور انہیں ہم مرتبہ قرار دینے والے پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور مولوی صاحب کے ان دختراشیدہ اعتراضات کے باوجود بھی کسی ایک احمدی کا عقیدہ متزلزل نہیں ہو سکتا جیسا کہ مرزا صاحب نے اپنی تعلیمات سے ہم پر خوب روشن کر دیا ہے کہ آپ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عاشق صادق غلام تھے اور جو کچھ بھی آپ نے پایا سو فیصد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان پر پایا اور آپ کے فیض سے فیض یاب ہوئے اس پر کوئی بھڑکتا ہے اور ہمیں کافر قرار دیتا ہے تو بخدا ہم سخت کافر ہیں۔

جاری

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
محمدؐ کو بُرا کہتے ہو تم لوگ
ہماری جان و دل جس پر فدا ہے
محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوب خدا ہے
بزرگوں کو ادب سے یاد کرنا
یہی اکسیر ہے اور کیمیا ہے

(کلام محمود)

خلاصہ خطبہ جمعہ ـ بقیہ صفحہ اوّل

اپنے حالات اور وسائل کے مطابق ان مظلومین پر جتنا بھی خرچ کر رہی ہے ان کے حالات کے لحاظ سے کم ہے۔ ہمارے جو وفود اب تک وہاں گئے ہیں انہوں نے بہت ہی المناک واقعات بیان کئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کو جسمانی طور پہ اگر جہاد میں شرکت کی توفیق نہیں ہے تو مالی لحاظ سے تو کر سکتی ہے۔ ہم بڑے وسیع پیمانے پر رابطے بڑھا رہے ہیں۔ بعض ملکوں میں پچاس پچاس ہزار بوسنین مہاجرین ہیں اور ان کی حالت یہ ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنی ضرورت بتاؤ تو وہ بوسنیا کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ہمارے بھائیوں پر خرچ کرو جو بڑی عظیم قربانیاں دے رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ وہاں ایک کیمپ میں جب میں نے وفد بھجوانے شروع کئے تو ایک رپورٹ آئی ہے کہ جب جماعت کے نمائندے ٹرک پر مال لے کر گئے تو کہتے ہیں کہ اتنے بڑے دردناک حالات تھے کہ دیکھنے والوں کی چیخیں نکل گئیں۔ سخت سردی جُوتے پورے نہیں۔ کپڑے پورے نہیں۔ فاقوں کا شکار۔ اور جب اُن سے پوچھا گیا کہ ہم دوبارہ آئیں گے، اپنی ضرورت بتاؤ۔ تو کہنے لگے کہ ہماری طرف نہ آؤ، اُن مجاہدوں کی طرف جاؤ جو بہتے بڑے دردناک حالات میں لڑ رہے ہیں۔ اُن کی مدد کرو۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت کو اس سلسلہ میں دِل کھول کر آگے قدم بڑھانا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ جماعت کے اموال میں برکت پر برکت دیتا چلا جائے گا۔ یہ روپیہ کم نہیں ہوگا۔ جتنا لگائیں گے اتنا بڑھتا چلا جائے گا۔

احبابِ جماعت اپنے دِل وجان سے پیارے آقا کی صحت وسلامتی، درازئ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں ٭

تقریبِ رُخصتانہ

خاکسار کے ماموں مکرم الحاج چوہدری رفیق احمد صاحب ناصر ریسرچ سکالر قاہرہ یونیورسٹی مصر ابن مکرم چوہدری شیخ محمد صاحب درویش مرحوم کے رخصتانہ کی تقریب ۲۱ دسمبر ۱۹۹۲ء کو منعقد ہوئی۔ تلاوتِ قرآن کریم ونظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، امیر مقامی قادیان نے مسجد مبارک میں اجتماعی دُعا کرائی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی۔ فجزاہم اللہ۔ بعدہٗ بارات لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحن میں پہنچی جہاں محترمہ مَہَا (سول انجینئر) دختر نیک اختر محترم نبیہ احمد صاحب وبوس سابقہ چیف جسٹس قاہرہ مصر کی رخصتی پر دُعا ہوئی۔ محترمہ مَہَا اصل میں قاہرہ (مصر) کی رہنے والی ہیں، جو تین سال قبل انگلستان میں جماعتِ احمدیہ سے متعارف ہوئیں اور بعد تحقیق سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئیں۔ آپ کے والدین اور اقارب نے جو مصر میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں آپ کی بہت مخالفت کی۔ موصوفہ کو اس سلسلہ میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر تمام مراحل میں ثابت قدم رہیں۔ اور خلیفۂ وقت کے ساتھ قریبی تعلق رکھا۔ انگلستان میں تمام جماعتی تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور مختلف خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور عربی رسالہ التقویٰ اور البشریٰ کے لئے مضامین لکھے۔ تقریباً ۲½ سال قبل آپ کی ایک خواب کے ذریعہ قادیان کے اس رشتہ کی تکمیل کے سامان اللہ تعالیٰ نے ماہِ اگست ۱۹۹۲ء میں فرمائے۔ جب ہمارے ماموں مصر سے لندن میں جماعتِ احمدیہ یو۔کے۔ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے گئے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری اور دُعاؤں سے مورخہ ۲۱ اگست ۹۲ء کو لندن میں ہی اعلانِ نکاح ہوا۔ اور پھر حضور کے ارشاد پر محترمہ قادیان تشریف لائیں جہاں پر مقامی امارت کے تحت ان کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں لائی گئی۔ اگلے روز ۲۲ دسمبر کو محترم رفیق احمد صاحب نے قریباً چار صد خواتین وحضرات کی جنت المحمد کالونی میں دعوتِ ولیمہ کی۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے کامیاب وبابرکت ہونے نیز ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے اور ان کے تمام رشتہ داروں کو بھی سلسلہ میں شمولیت کی توفیق ملنے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ اس موقعہ پر مبلغ ۱۰۱/- روپے اعانتِ بدر میں شکرانہ کے طور پر ادا کئے گئے۔

(امۃ الشکور لبنیٰ بنت مکرم چوہدری محمد صادق صاحب پونچھ)

درخواستِ دُعا

مکرم نصیر الدین خان صاحب آف امریکہ کے دونوں ہاتھوں کا آپریشن اس ماہ ہونے والا ہے۔ آپریشن کی کامیابی نیز اپنی بچیوں کے نیک اور خادمہ دین بننے کے لئے عاجزہ درخواستِ دُعا کی درخواست کرتی ہوں۔

(شکیلہ نصیر الدین خان)

جلسہ یومِ مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جملہ صدر صاحبان، امراءِ جماعت، مبلغین ومعلمین کرام سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں ۲۰ر فروری ۱۹۹۳ء کو جلسہ یومِ مصلح موعودؓ منعقد کرکے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر اور جلسہ کی غرض وغایت اور پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔ نیز جلسوں کی مختصر روئیداد نظارت دعوت وتبلیغ میں بھجوا دیں۔ جماعتیں اپنی سہولت کے مطابق تاریخِ انعقاد میں ردّ وبدل کر سکتی ہیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

۲۶ر جنوری یومِ جمہوریہ کی تقریب

قادیان ۲۶ر جنوری یومِ جمہوریہ کی قومی تقریب مقامی میونسپل کمیٹی میں شاندار ڈھنگ سے منائی گئی۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے شہر کے علاوہ ارد گرد کے دیہات سے پہلے کی نسبت کثیر تعداد میں بچے بوڑھے جوان آئے ہوئے تھے۔ تقریب کی صدارت سردار گورمکھ سنگھ صاحب ملہی پریذیڈنٹ کمیٹی نے کی۔ پروگرام کے مطابق ہمارے علاقہ کے MLA شری تریپت راجندر سنگھ صاحب باجوہ مہمانِ خصوصی نے ۱۰ بجے قومی پرچم لہرایا۔ رنگا رنگ لباس میں ملبوس سکول کی بچیوں نے قومی ترانہ گایا۔ اور پولیس کے ایک چاق وچوبند دستے نے سلامی دی۔ اس کے بعد تفریحی پروگرام شروع ہوئے۔ اور بیچ بیچ میں تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ جماعتِ احمدیہ کی نمائندگی مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر امورِ عامہ۔ مکرم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ نائب ناظر بیت المال خرچ ومیونسپل کمشنر اور مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مختارِ عام نے کی۔ ان کے علاوہ جماعتی روایات کے مطابق ہمارے احمدی بھائیوں نے بھی کثیر تعداد میں اس قومی دن کی کارروائی میں شرکت کی۔ آپسی بھائی چارہ۔ دیش پریم اور شانتی کے گیت گائے گئے۔ اس کے بعد MLA صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور آخر میں چائے پارٹی سے یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (نامہ نگار خصوصی)

تقریبِ شادی ورُخصتانہ

قادیان۔ ۵ر جنوری: آج میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر محمود احمد صاحب بٹ (جن کا نکاح سیدنا حضور انور نے ۳ر اگست ۹۲ء کو ہمراہ عزیزہ ڈاکٹر منجو سنہا لندن میں پڑھا تھا) کی تقریبِ شادی خانہ آبادی پر بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دُعا کروائی۔ بعد ازاں بارات مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے کے مکان پر گئی جہاں دُعا اور تواضع کے بعد دُلہن کی رخصتی عمل میں آئی۔ شادی کے دُوسرے دن مسنون دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احبابِ کرام سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور اسلام کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔ (محمد ایوب بٹ درویش قادیان)

درخواست ہائے دُعا

● ـ عاجزہ کے بھانجے عزیزم نذیر الدین فاضل ابن سیٹھ فاضل کرم علی صاحب مرحوم بعارضہ بواسیر سخت بیمار ہیں۔ آپریشن کامیاب نہیں ہُوا۔ خون کثرت سے بہنے کی تکلیف زیادہ ہے۔ دو ماہ بعد دوبارہ آپریشن ہوگا۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے شفایابی کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

(بشیر الدین الہ دین۔ معتمد عمومی مجلس انصار اللہ آندھرا پردیش)

● ـ خاکسار کی اہلیہ محترمہ کے گلے کا کئی دن پہلے ایک میجر آپریشن ہُوا ہے کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (اعانتِ بدر ۲۰/- روپے) (محمد سلیم زاہد۔ یاری پورہ کشمیر)

● ـ عاجزہ کے والدین اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ان کی صحت وسلامتی درازئ عمر اور بھائیوں کے کاروبار میں برکت اور ہم سب بہنوں اور بھائیوں کو بیش از بیش خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق ملنے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (سیدہ امۃ الشکور بنت مولوی سید فضل عمر صاحب درویش مرحوم)

مجاہدینِ تحریکِ جدید متوجّہ ہوں!

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مہینہ کی برکات سے مستفید ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۹؍رمضان المبارک کی اختتامی دُعا کے موقعہ پر اُن مجاہدینِ تحریکِ جدید کے لئے خصوصی دُعا کرتے ہیں جو ۲۹؍رمضان المبارک سے قبل اپنا چندہ تحریکِ جدید مکمل ادا کر دیتے ہیں۔ ایسے احباب کی فہرستیں قادیان سے بغرضِ دُعا حضور کی خدمتِ اقدس میں روانہ کی جاتی ہیں۔ لہٰذا جملہ سیکرٹریانِ مال تحریکِ جدید سے گزارش ہے کہ وہ ۲۹؍رمضان المبارک سے قبل ہی ایسے مجاہدین کی فہرست دفتر تحریکِ جدید میں بھجوا دیں تاکہ بروقت حضور کی خدمت میں یکجائی فہرست بھجوائی جاسکے۔ تحریکِ جدید ایک عظیم الشان جہادِ کبیر اور صدقہ جاریہ ہے۔ اور اس کے ذریعہ دُنیا کے تمام ممالک میں تبلیغِ اسلام۔ مساجد کی تعمیر اور اشاعتِ اسلام کا کام ہوتا ہے۔ اس لئے جماعت کے ہر مرد و زن و بچوں کو اس تحریک میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا چاہیئے۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

الیکٹرانک کلاس کا التواء

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ قادیان میں احمدیہ الیکٹرونکس سنٹر کی کلاس جو یکم مارچ ۱۹۹۳ء سے شروع ہونی تھی، رمضان المبارک کی وجہ سے اب یہ کلاس یکم اپریل ۱۹۹۳ء سے شروع کی جائے گی۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

قائدینِ مجالس متوجّہ ہوں!

(۱)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں تمام قائدین مجالس بھارت کو ہدایت کی جاتی ہے کہ خُدّام سے کسی قسم کا لوکل فنڈ وصول نہ کریں۔ از روئے لائحہ عمل حصّہ مجلس سے ہی اپنے لوکل اخراجات پُورا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر کوئی مجلس اپنے کسی پروگرام کے لئے "زائد فنڈ" وصول کرنا ضروری سمجھتی ہے تو اس کی اجازت دفتر خُدّام الاحمدیہ بھارت سے حاصل کرے۔ اُمید ہے آئندہ اس امر کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

(۲)۔ لائحہ عمل کے مطابق یکم تا ۷؍تبلیغ (فروری) قائدینِ کرام اپنی اپنی مجلس میں ہفتہ مال منائیں اور اس کی رپورٹ سے دفتر خُدّام الاحمدیہ بھارت کو مطلع فرمائیں۔ نیز جن مجالس میں تاحال بجٹ سال ۹۳-۱۹۹۲ء تشخیص نہیں ہوا ہے وہ اپنا بجٹ خدام و اطفال تشخیص کر کے جلد دفتر ہذا میں ارسال کریں۔ (جزاکم اللہ)

مہتمم مال خُدّام الاحمدیہ بھارت

بوسنیا کے مظلومین کے لئے دِل کھول کر چندہ دیں! یہ ہمارا اخلاقی فرض ہے۔

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر:-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
PHONE :- 04524 - 649.

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لتھرا جیولرز
M/S PARVESH KUMAR S/o SH. GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN.

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES.
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS } 4378/4B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643.
FAX:- 91-11-3755121, SHELKA NEW DELHI

SUPER INTERNATIONAL
PHONES:-
OFFI:- 6378622
RESI:- 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCEITY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY-800099.

ارشادِ نبوی ﷺ
اِجْتَنِبُوْا کُلَّ مُسْکِرٍ
(ہر نشہ آور چیز سے بچو)
— (منجانب) —
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

بزالباری دُعا۔
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ اے مینگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں۔"
— (کشتی نوح) —
NTR
Starline
NEW INDIA RUBBER
WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جُوتے۔

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
— پیشکش —
یانی پولیمرز۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
فون نمبرز:-
43-4028-5137-5206